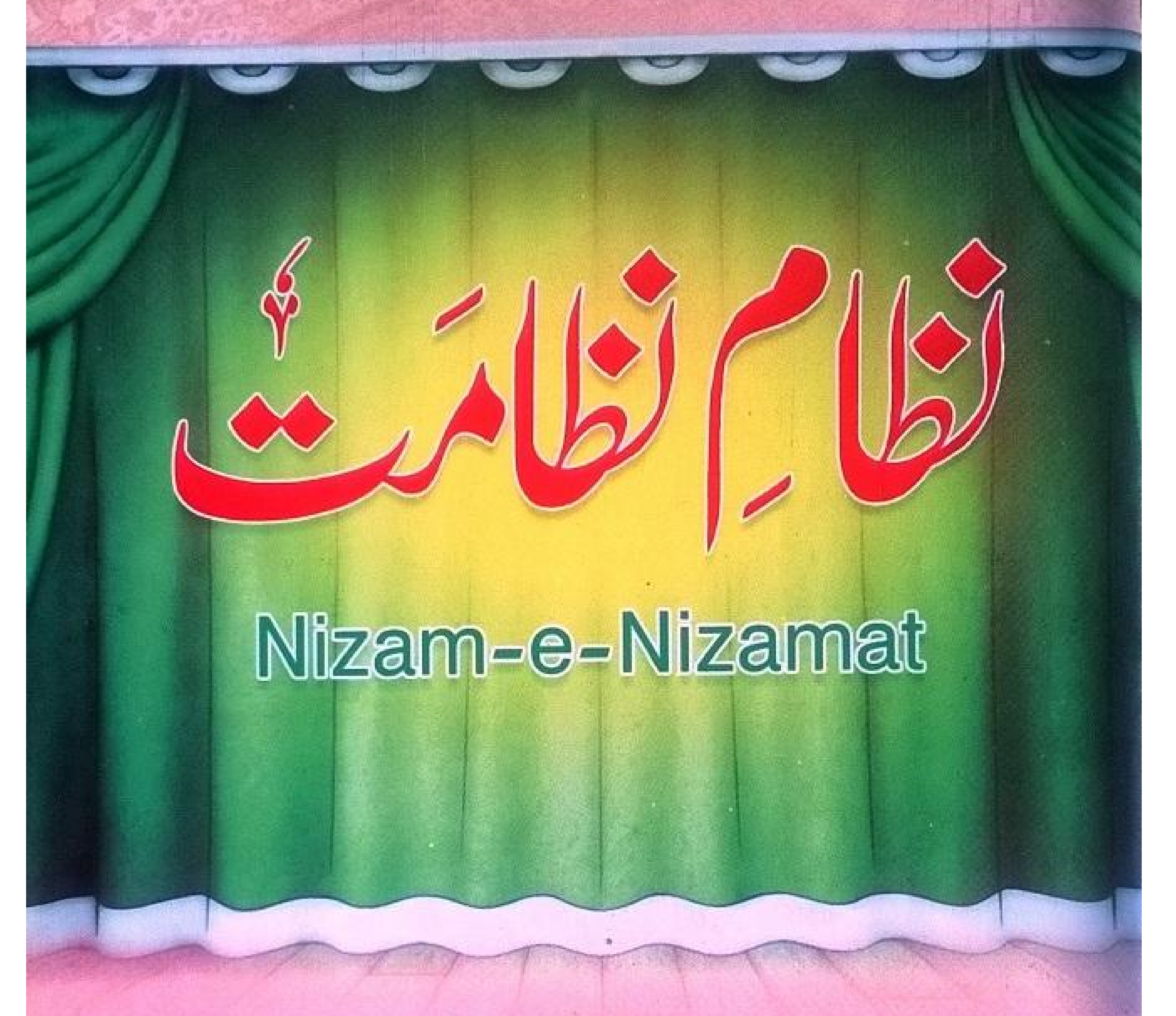


تالیف

محمد آفتاب اظہر کشن گنجوی

ناشر

مکتبۃ العارف

قصبہ منگلور، ضلع ہریدوار (اتراکھنڈ)

فون: ۹۸۹۷۱۳۴۲۷۰ * ۰۱۳۳۲-۲۲۲۵۲۸

فن نظامت (اناؤنسری) میں ایک منفرد انداز
اور سیکڑوں خوبیوں کی حامل کتاب

نظامِ نظامت

Nizam-e-Nizamat

تالیف

محمد آفتاب اظہر کشن گنجوی

ناشر
مکتبۃ العارف منگلور

نام کتاب:..................نظامِ نظامت

کمپیوٹر کتابت:..................سعید گرافکس دیوبند

صفحات:..................اسّی:۸۰

تعداد:..................گیارہ سو ۱۱۰۰

دوسرا ایڈیشن:..................جولائی ۲۰۱۴ء

نام مؤلف مع مکمل پتہ:

محمد آفتاب اظہر ابن محمد آصف پرواز

گرام پھلواڑی، پوسٹ چھتر گاچھ، تھانہ پہاڑ کٹہ، ضلع کشن گنج (بہار) ۸۵۵۱۱۷

E-mail: aftabazharkne@gmail.com

ملنے کا پتہ

مکتبۃ العارف عربی مدرسہ منگلور

ضلع ہریدوار (اترا کھنڈ)

موبائل: 09897134270

انتساب

(۱) تمام مدارس اسلامیہ کے نام، خصوصاً مادرِ علمی جامعہ عربیہ مدرسۃ المؤمنین (قصبہ منگلور ضلع ہریدوار، اترا کھنڈ) اور اپنے تمام اساتذہ کے نام

(۲) اپنے دادا جان جناب قمر الحسن صاحب اور نانا جان حافظ عبد الغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہما کے نام اللہ تعالیٰ دونوں حضرات کو فرماں برداروں کے ساتھ جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے (آمین)

(۳) اپنے مخلص و مشفق والدین کے نام کہ اگر ان کے احسانات و نوازشات کو شمار کیا جائے تو دوسرا رسالہ تیار ہو جائے۔

رب ارحمهما كما ربّياني صغيرا.

وادام ظلهما.

فہرست

تقریظ:۔ حضرت مولانا مفتی محمد معصوم صاحب قاسمی

ناظم اعلیٰ جامعہ عربیہ مدرسۃ المؤمنین قصبہ منگلور۔ ضلع ھری دوار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله وحده والصلوة والسلام علیٰ من لا نبی بعده۔ اما بعد

اصول وضوابط کی رعایت ہر چیز میں حسن وخوبی پیدا کردیتی ہے اور حسن خاتمہ کی ایک بیّن دلیل ہوتی ہے۔ جلسہ یا کسی بھی پروگرام کے اجزاء ترکیبی میں ایک اہم جز ''نظامت'' یعنی اناؤنسری ہے جس کے لئے کچھ اصول وقواعد مرتب کئے گئے ہیں، ان کی رعایت کسی بھی پروگرام وجلسہ کی کامیابی کی ضمانت ہوا کرتی ہے۔

اپنے جادوئی بیان سے لوگوں کو جلسہ کے آخر تک روکے رکھنا اور ان کے اندر نشاط وچستی پیدا کرنا اناؤنسر کا ایک اہم کام اور ذمہ داری ہوتی ہے جس کے لئے اناؤنسر میں کچھ صفات ہونا لابدی ہیں جن کو موصوف نے ''نظامت سے متعلق کچھ ضروری باتیں'' کے زیر عنوان تحریر کی ہیں انہی کی زبان میں سنئے؛ موصوف تحریر کرتے ہیں ''صداقت شعاری، طلاقت لسانی، باخبر ذہن، نستعلیق اشارات، بے عیب آواز، صحیح تلفظ، حاضر جوابی، برجستہ گوئی، موقع شناسی، مجمع کی نفسیات سے آگاہی، فہم عامہ ومہارت تامہ، مطالعہ کی چٹک اور مشاہدہ کی لگن یہ چیزیں

جس طرح مقرر وخطیب کے لئے ضروری سمجھی جاتی ہیں، اسی طرح ان تمام خوبیوں کا ناظم جلسہ میں ہونا بھی بے حد ضروری ہے'' کچھ اور تحریر کرتے ہیں ''ناظم جلسہ کو کم سے کم وقت میں اپنی بات پیش کرنا ہوتی ہے، شیریں الفاظ، پرکشش لہجہ، مختصر اور باوزن جملے، موقع بموقع اشعار نظامت کے اجزاءِ ترکیبی و تحسینی سمجھے جاتے ہیں۔ البتہ خطیب ونعت خواں اور تالیِ قرآن کا تعارف ان کے مناسبِ حال ہی کرایا جائے۔

(مفتی) محمد معصوم قاسمی مظفرنگری

تقریظ:۔ حضرت مولانا سرفراز احمد صاحب الحسینی المظاہری

(استاذ حدیث وتفسیر جامعہ عربیہ مدرسۃ المؤمنین منگلور)

فطرت کا یہ کارخانہ...... حسن وعشق کا یہ میخانہ...... زمانہ کی رفتار...... آسمانوں میں تاروں کا یہ کارواں...... سمندر کا تلاطم...... چشموں کی یہ بے قراری...... سبزہ زاروں کی دلنوازی...... بہار کی خنکی...... شفق کی لالی۔ غرض اس وسیع دنیا کے تمام احوال وافکار اور ایسی نوع بنوع کہکشائیں آغوش میں سجائے ہوئے ہیں کہ اس جہانِ رنگ ونور کی کشش بے محابہ اپنی جانب مائل کرتی نظر آتی ہے، اسی گلستاں کا ایک گل انسان بھی ہے ویسے بھی یہ انسان خوبیوں اور خزانوں کا ابلتا چشمہ ہے نہ جانے کتنی اَن گنت صلاحیتیں اس میں مضمر ہیں، اس پر اگر وقار بھی ہے...... معیار بھی ہے...... نکھار بھی ہے...... تو اس کا ولولہ...... غلغلہ...... طنطنہ...... ہمہمہ اس کی شگفتہ گلکاری کو عام اور تحسین کے قابل بنا دیتی ہے۔ زیر نظر کتاب ''نظامِ نظامت'' ایک ایسے مؤلف کی ہے جن کے ساتھ کچھ اپنے بھی جذبات کی پھواریں ہیں...... احساسات کی رِم جھم بوچھار میں برگ گل پر چمکتی شبنم ہے اور چٹکتی کلیوں کے لبوں پر مہکتی مسرتوں کا نور سرور مہکار وچہکار بھی۔

جب مؤلف کی کتاب نظر نواز ہوئی روح کو تازگی ملی اور دل شاد ہوا ان کے اسلوب کا جھکاؤ نظامت کی خوبیوں کی طرف ہے، وہ طول کلامی پر کفایت

لفظی کو ترجیح دیتے ہیں اور اختصار برتنے میں بھی دستگاہ کامل رکھتے ہیں جو کہ بہت کم لوگوں میں پائی جاتی ہے، ان کے جملے باہم گلے ملتے نظر آتے ہیں، وہ اردو کی رنگین تراکیب کو بھی ایک نئے رنگ و آہنگ سے برتتے ہیں، اشعار کی صناعی میں بے ساختگی اور خود کی زندگی میں سادگی رکھتے ہیں۔

ان کے موضوعات کی بوقلمونی...... ان کا دلکش اسلوب...... اظہار کا مخلصانہ عمل...... فکر و خیال کی گداز پرت جیسے ساون بھادوں میں بارش کے رم جھم مدھ ماتے قطرے اور پھر اس کے بطون سے پھوٹتی ہوئی جمالیات۔ ان سب کی کارفرمائی کے زیر ان کی ہر تخلیق ایک نئے انداز کی سیاحی کراتی نظر آتی ہے، ان کی دلربا اور ہوشربا نظامت جہاں ایک طرف اپنے حسن و جمال کے سبب جلسہ کو کامیاب بناتی ہے تو دوسری طرف تمام دلوں میں امنگیں اور ترنگیں بھر دیتی ہے۔ طوالت مضمون کا خدشہ دامن گیر ہے ہاتھ میں قلم اور شوق کا دفتر کھلا تو چند کلمات تحریر میں آگئے "عیاں راچہ بیاں" کا مصداق "نظامِ نظامت" ہے اوراق الٹئے اور بحرِ بیکراں میں مستغرق ہو جایئے۔

(مولانا) سرفراز احمد الحسینی المظاہری

حمد

سبھی تعریف ہے اس کی اسی کی حمد خوانی ہے

ہماری جان پر ہر دم خدا کی مہربانی ہے

کہیں گرمی، کہیں سردی، کہیں بارش، کہیں طوفاں

خدا کا ہی کرشمہ ہے اسی کی حکمرانی ہے

وہی کرتا ہے دن روشن وہی پھر رات لاتا ہے

حکومت اس کی چو طرفہ زمینی آسمانی ہے

وہی خالق وہی مالک وہی اوّل وہی آخر

کہ ہے وہ ذاتِ لاثانی کوئی اس کا نہ ثانی ہے

جسے چاہے وہ عزت دے رکھے ذلت میں وہ جس کو

کہ وہ مرضی کا مالک ہے وہی قسمت کا بانی ہے

وہی ہم کو جلاتا ہے وہی پھر موت دیتا ہے

کھلاتا ہے پلاتا ہے اسی کا دانہ پانی ہے

تری حمد و ثنا یارب کرے کیا آفتاب اظہر

زباں ناپاک ہے اس کی، قلم کی جاں فشانی ہے

کلام:۔ محمد آفتاب اظہر کشن گنجوی

نعتِ پاک

نہیں کوئی نبی نبیوں میں میرے مصطفیٰؐ جیسا
حبیبِ کبریا جیسا، رسولِ مجتبیٰؐ جیسا

بہت آئے نبی دنیا میں لیکن آسماں شاہد
نہیں آیا نبی کوئی محمد مصطفیٰؐ جیسا

زمیں نے بھی نہیں دیکھا فلک نے بھی نہیں دیکھا
کسی نے بھی نہیں دیکھا حسیں خیر الوریٰؐ جیسا

کبھی میں چاند کو دیکھوں کبھی روئے رسالت کو
نہیں یہ ماہِ کامل بھی جبینِ مصطفیٰؐ جیسا

ملا اقصیٰ میں نبیوں کی امامت کا شرف انؐ کو
نہیں رتبہ کسی کا بھی امام الانبیاءؐ جیسا

کرم والے، عطا والے، بڑے جود و سخا والے
بہت آئے مگر کوئی نہ آیا مصطفیٰؐ جیسا

لکھے کیا عظمتِ سرکار نعتِ مصطفیٰؐ اظہرؔ!
قلم احصا نہ کر پائے نبی ہم کو ملا جیسا

کلام :۔ محمد آفتاب اظہرؔ کشن گنجوی

پیش لفظ

تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے ہیں جس نے مجھ جیسے ناکارہ پر اپنا فضل فرمایا اور کچھ پڑھنے لکھنے کی توفیق بخشی۔ اگر اس کی توفیق نہ ہو تو کسی کتاب کی تالیف کا خیال تو دور کی بات ہے آدمی ایک سطر بھی نہیں لکھ سکتا۔ لیکن توفیق بھی اسی کو ملتی ہے جو توفیق کا طالب ہو" جو کوشش کرتا ہے پاتا ہے" "جو ہاتھ بڑھاتا ہے لیتا ہے" "جو قدم اٹھاتا ہے اسے کامیابی نصیب ہوتی ہے۔"

حفظ کے دور سے ہی مجھے فنِ خطابت سے بیحد دلچسپی تھی، بڑے شوق سے انجمن میں شرکت کرتا، انعامی پروگراموں میں حصہ لیتا اور پوزیشن حاصل کرتا، پھر جوں ہی درس نظامی کا دور شروع ہوا تو انجمنوں کا نگراں اور ناظم بنایا جانے لگا، لہٰذا خطابت کے ساتھ نظامت سے بھی دلچسپی ہوگئی پھر ایک دن دل میں یہ آرزو جاگی کہ کیوں نہ اناؤنسری کے لئے ایک منفرد انداز کا مختصر رسالہ لکھ کر اہلِ ذوق کی نذر کر دیا جائے۔ اولاً ذہن میں کئی خاکے تیار ہوئے اور ریجکٹ کر دئے گئے، بالآخر ایک اچھا سا خاکہ ذہن نشیں ہوا اور اسی کے تحت قلم نے اپنا سفر شروع کر دیا، درمیان سفر راستے کی دشواریوں سے بھی دوچار ہونا پڑا، بہت سی رکاوٹیں سامنے آئیں کتنے ہی جملے لکھے اور مٹائے گئے، کتنے ہی لفظوں کی قربانی دینی پڑی، کتنے ہی حروف شہید کئے گئے، لیکن قربان جائیے قلم کی جرأت مندی پر کہ جس نے ہمت پست نہیں کی اور سنبھل سنبھل کر چلتا رہا آخر کار اپنی منزل تک پہنچ ہی گیا۔

کیونکہ اسے معلوم تھا کہ:۔

جو ہچکچا کے رہ گیا سو رہ گیا ادھر
جس نے لگائی ایڑ وہ خندق کے پار تھا

اب یہ "نظامِ نظامت" سے موسوم ہو کر کتابی شکل میں آپکے سامنے ہے مجھے امید ہے کہ آپ اسے قبولیت کی نگاہوں سے دیکھیں گے اور اگر اس میں کچھ خامیاں ہوئیں تو اصلاح فرمائیں گے اور احقر کو اپنی دعاؤں میں بھی ضرور یاد رکھیں گے۔

طالب دعاء
محمد آفتاب اظہر کشن گنجوی
۵/اپریل ۲۰۱۲ء مطابق ۱۲/جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ

کبھی دو چار لوگوں میں مری واہ واہ جو ہوتی ہے
کمال اپنا نہیں اس میں یہ سب اس کی عنایت ہے

مؤلف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظامت سے متعلق کچھ ضروری باتیں

نظامت اجلاس کا سب سے اہم رول ہے اسی پر سارے جلسے کا مدار ہوتا ہے مجمع کو آخر تک روکے رکھنا اچھی نظامت کا کمال ہے۔ صداقت شعاری، طلاقت لسانی، باخبر ذہن، نستعلیق اشارات، بے عیب آواز، صحیح تلفظ، حاضر جوابی، برجستہ گوئی، موقع شناسی، مجمع کی نفسیات سے آگاہی، فہم عامہ ومہارت تامہ، مطالعہ کی چٹک اور مشاہدہ کی لگن یہ چیزیں جس طرح مقرر وخطیب کے لئے ضروری سمجھی جاتی ہیں، اسی طرح ان تمام خوبیوں کا ناظم جلسہ میں ہونا بھی بے حد ضروری ہے ، تاہم نظامت اور خطابت میں فرق بھی ہے، سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ مقرر کے پاس اپنی بات رکھنے کے لئے تفصیلی وقت ہوتا ہے جبکہ ناظم جلسہ کو کم سے کم وقت میں اپنی بات پیش کرنا ہوتی ہے شیریں الفاظ پرکشش لہجہ، مختصر اور باوزن جملے موقع بموقع اشعار نظامت کے اجزائے ترکیبی تحسینی سمجھے جاتے ہیں۔

چند غور طلب باتیں

☆...... اناؤنسر کے پاس ایک ڈائری ہونی چاہئے جس کو وہ کارِ نظامت میں اپنا معاون بنائے، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اناؤنسر کسی مقرر یا نعت خواں کے لئے کوئی شعر کہنا سوچتا ہے لیکن عین وقت پر بھول جاتا ہے پھر تھوڑی کوشش کر کے اگر کہتا بھی ہے تو ایک مصرع کہکر دوسرا یاد نہیں رہتا، اس لئے جو شعر جب ذہن میں آئے اسے ڈائری میں لکھ کر ذہن نشیں کر لے۔ ایسا بھی نہ ہو کہ ایک مصرع کہہ کر دوسرے مصرع کے لئے ڈائری کھولنے کی نوبت آئے اگر ایسا ہوا تو اناؤنسر مذاق بن کر رہ جائیگا۔

☆...... اناؤنسر کو چاہئے کہ ہر مقرر یا شاعر کو مع سکونت کے آواز دے اور

سکونت سے پہلے صاحب لگائے (بعد میں نہ لگائے) جیسے مولانا صائم صاحب چھتر گاچھوی، مولانا محمد آصف صاحب بھنکر دواری، مولانا شاہ کامل صاحب قاسمی بھنکر دواری، مولانا مسعود صاحب کشن گنجوی، مولانا عرفان صاحب مظفر پوری، مولانا ندیم صاحب جوالا پوری، مولانا بدرالدین صاحب نگینوی؛ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک نام کے دو مقرر پروگرام میں جمع ہو جاتے ہیں تو ایسی صورت میں بغیر سکونت کے اگر ان میں سے کسی کو دعوت دی جائے تو یا تو دونوں ایک ساتھ اٹھ کر آنے لگیں گے یا جنہیں بلانا مقصود ہے وہ بیٹھے رہ جائیں گے اور ان کے ہم نام تشریف لے آئیں گے۔

☆......اناؤنسر جن مقرر صاحب کو دعوت دے رہا ہے ان کے بارے میں اسے معلوم ہونا چاہئے کہ وہ تقریر کس طرح کرتے ہیں، ان کا انداز کیسا ہے ان میں شعلہ بیانی ہے یا شیریں بیانی ہے کبھی لاعلمی کی وجہ سے ایک ناصح مقرر کے لئے جن کے بیان میں ذرا' بھی چیخ وپکار نہیں ہوتی اناؤنسر ایسے تعریفی جملے کستا ہے کہ خود مقرر کو شرم محسوس ہونے لگتی ہے مثلاً ''اب میں ایسے شعلہ بیان خطیب کو دعوت خطابت دینے جارہا ہوں جن کی آواز میں وہ کڑک ہے کہ جسے سن کر زمین کانپنے لگتی ہے آسمان پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے پہاڑ تھرانے لگتے ہیں،، یاد رہے کہ مقرر یا نعت خواں کا تعارف ان کے کمال وہنر کے مطابق کرایا جائے معاملہ برعکس نہ ہو بہر حال حسبِ مناسب اچھے جملوں، خوبصورت استعاروں، اور اشعار کے ساتھ دعوت دینا نظامت کا کمال ہے۔

☆......مقرر کتنا مشہور ومعروف ہے، اس کی شہرت کا ڈنکا کتنی دور تک ہے، وہ میدان خطابت کا شہسوار ہے یا خطابت کی دہلیز پر ابھی ابھی قدم رکھا ہے ان

سب باتوں سے واقف ہونا بھی اناؤنسر کے لئے بیحد ضروری ہے۔

☆...... آخر میں ایک اور بات کی طرف توجہ دلاتا چلوں وہ یہ کہ اناؤنسر مقرر یا نعت خواں کو دعوت دینے کے بعد کہتا ہے کہ ''حضرت مولانا صاحب مائک پر '' جبکہ مولانا صاحب ابھی اپنی جگہ پر ہی ہوتے ہیں یا کبھی مقرر صاحب کرسی پر آکر بیٹھ بھی جاتے ہیں اور اناؤنسر کہہ رہا ہوتا ہے کہ ''حضرت تشریف لائیں '' یاد رہے کہ اگر ہم نے کسی کو دعوت دیکر اس کے لئے کوئی شعر کہنا شروع کیا تھا اور جتنی دیر میں ہم نے شعر کہا وہ مائک پر آگئے تو اب یہ نہیں کہیں گے کہ ''مصوف تشریف لائیں'' بلکہ کہیں گے کہ ''موصوف مائک پر'' ہاں اگر ہمارے شعر کہنے یا دعوت دینے تک وہ مائک پر نہیں پہنچ سکے ہیں بلکہ ابھی اپنی جگہ سے اٹھنے کی کوشش میں ہیں تو اب کہیں گے کہ ''موصوف تشریف لائیں اور اپنے مواعظ حسنہ یا نعتیہ کلام سے ہم سامعین کو محظوظ فرمائیں''

﴿ہم جلسے کی نظامت کیسے کریں﴾

ناظم جلسہ کو سب سے پہلے ایک تمہیدی تقریر کرنی ہوتی ہے جو کم سے کم دس منٹ کی ہو اس تقریر میں حمد وصلاۃ کے بعد اللہ تعالی کا شکریہ ادا کیا جائے پھر اجلاس کے مقاصد بیان کئے جائیں، پروگرام کا اجمالی خاکہ سامنے رکھا جائے، منتظمین، مہمان مقررین اور جلسہ سننے آئے ہوئے تمام حضرات کا پرزور لہجے میں استقبال کرتے ہوئے شکریہ کے الفاظ زیر لب لائے جائیں اس تمہیدی تقریر کی اگر پہلے سے تیاری کرلی جائے تو بہت بہتر ہوگا۔ تمہیدی تقریر کے بعد متصلا اعلان صدارت ہوا کرتا ہے ہم کئی طریقوں سے اعلان صدارت کر سکتے ہیں، چند طریقے ملاحظہ فرمائیں۔

اعلان صدارت کے مختلف طریقے

(۱): یہ بتایا جائے کہ جلسے کے لئے صدر کا ہونا کس قدر ضروری ہے یعنی صدارت کی اہمیت کو بیان کیا جائے اسکے بعد اپنے صدر صاحب کا مختصر تعارف کرا کر کسی سے تائید کرائی جائے۔

مثلاً:

حضرات جس قبیلے کا کوئی ذمہ دار نہ ہو اس میں تنازع عام ہو جاتا ہے،
جس جماعت کا کوئی امیر نہ ہو وہ بچھڑ جاتی ہے،
جس قافلے کا کوئی رہبر نہ ہو وہ بھٹک جاتا ہے،
جس لشکر کا کوئی سپہ سالار نہ ہو وہ شکست کھاتا ہے،
جس پنچایت کا کوئی سربراہ نہ ہو وہ پنچایت نہیں کہلاتی،
جس چمن کا کوئی مالی نہ ہو وہ اجڑ جاتا ہے،
جس دیش کا کوئی حاکم نہ ہو وہ برباد ہو کر رہ جاتا ہے،
جس طرح ہر چمن کے لئے مالی کی ضرورت پڑتی ہے،
ہر قبیلے کے لئے ایک رئیس القبیلہ چنا جاتا ہے،
ہر جماعت کے لئے ایک امیر منتخب کیا جاتا ہے،
ہر قافلے کی رہبری کے لئے ایک رہبر ہوا چاہتا ہے،
جس طرح ہر لشکر کو سپہ سالار کی آویشکتا پڑتی ہے،
جس طرح ہر پنچایت کے لئے ایک سربراہ کی ضرورت ہوتی ہے،
جس طرح ہر گاؤں کے لئے ایک پردھان مقرر کیا جاتا ہے،
اور جس طرح ہر ملک کی حکمرانی کے لئے ایک حکمراں کا انتخاب کیا جاتا ہے،
ٹھیک اسی طرح ہر اجلاس کی صدارت کے لئے ایک صدر کا ہونا اجلاس کو

بحسن وتحسین انجام تک پہچانے میں ضروری سمجھا جاتا ہے۔ تو آئیے ہم اپنے عظیم الشان جلسے کی صدارت ایک ایسی شخصیت کو سونپتے ہیں جو اسٹیج پر بیٹھے حضرات علماء کرام کے درمیان اس طرح جلوہ نما ہے جیسے شبِ تاریک میں ستاروں کے درمیان ماہتاب جلوہ نما ہو میری مراد محترم المقام، واجب الاحترام، مشفق ومہربان، وارثِ خیرالانام، داعیِ اسلام، حامیِ قرآن وسنت، ماحیِ کفروضلالت، قاطعِ شرک وبدعت، استاذالاساتذہ حضرت مولانا .... صاحب ہیں مجھے امیدِ کامل ہے کہ اس انتخابِ لاجواب کی پُرشباب تائید کی جائیگی۔

دوسرا طریقہ ! صرف صدر صاحب کا اچھے انداز میں تعارف کرا کر ان سے عہدۂ صدارت پر فائز ہونے کی درخواست کی جائے۔

مثال کے طور پر:

حضراتِ گرامی! ہمارے آج کے اس عظیم الشان اجلاس کی صدارت کے لئے احباب نے جس شخصیت کے بارے میں مشورہ دیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اسکے مستحق بھی وہی ہیں، کیونکہ علامہ اقبال نے میرِ کارواں کے لئے جو علامتیں بتائی ہیں، نگہ بلند، سخن دلنواز، جاں پرسوز، وہ سب اس شخصیت کے اندر بدرجۂ اکمل پائی جاتی ہیں، علمی گہرائی، زہدو پارسائی، خداترسی اور خشیت الٰہی جیسے تمام اوصاف موجود ہیں، میرا اشارہؔ کلام عزت مآب، عالیجناب حضرت مولانا .... صاحب کی جانب ہے ہماری حضرت والا سے مؤدبانہ ومخلصانہ درخواست ہے کہ ہماری پیش کش کو قبول فرما کر منصب صدارت پر فائز ہوں اور اجلاس کو کامیابی کی راہ دکھلائیں مجھے امید ہے کہ احباب کی جانب سے

تائید و توثیق کی جائے گی۔

تیسرا طریقہ ! اعلان صدارت کا تیسرا طریقہ یہ ہیکہ اجلاس کی حسن منظری پر تھوڑی دیر لب کشائی کی جائے، محفل کی چمک دمک کو الفاظ کے ذریعے آشکارا کیا جائے پھر اعلان صدارت ہو۔

مثلاً!

حضرات! اللہ تعالی کا کتنا بڑا احسان وانعام ہے کہ اس نے اس مبارک محفل کے انعقاد کی توفیق بخشی اس کے بدلے اگر اس کا ہزار بار شکریہ ادا کیا جائے تو کم ہے۔

ذرا محفل کی رونق تو دیکھیے کتنے شاندار شامیانے لگے ہیں یہ بلبوں کی چمک دمک، یہ ٹیولائٹوں کی روشنی، یہ پُر رونق اسٹیج اور اسٹیج پر علماء کرام کی تشریف فرمائی، یہ ایمان والوں کا مبارک مجمع ایسا محسوس ہو رہا ہے گویا کسی گلشن میں بہار آئی ہو، بلبل شاخوں کے منبروں پر چہچہا رہی ہوں، دلکش درختوں کا ہجوم ہو، انگور کی بیلوں میں ستاروں کی لڑیاں لٹکا دی گئی ہوں، سارا چمن رنگ برنگی کلی پھولوں سے بھرا ہوا ہو، گلاب کے پھولوں پر بکھرے شبنم کے قطرے موتیوں کی طرح چمک رہے ہوں۔

دوستو! یہ اللہ تبارک وتعالی کا ہم پر احسان نہیں تو کیا ہے کہ اس نے ہمیں اس مبارک محفل میں شرکت کی توفیق بخشی اور ہمیں اس عظیم الشان اجلاس میں حاضر ہونے کی سعادت نصیب ہوئی اللہ پاک ہمارے یہاں آنے کو بیحد قبول فرمائے اور اس پاک محفل میں پاک دلی کے ساتھ بیٹھ کر کلام پاک اور حدیث پاک کی روشنی میں علماء کرام کی پاکیزہ باتیں سننے اور سن کر عمل کی توفیق مرحمت فرمائے۔

حضرات! ہمارے آج کے اس جلسے کی صدارت آپ کے جانے پہچانے اور مشہور ومعروف عالمِ دین، صاحبِ کشف ویقین، حضرت مولانا...... صاحب دامت براکاتہم فرمائیں گے۔

تلاوت کے لئے

اسی طرح ہم کئی طریقوں سے قاری کو دعوت دے سکتے ہیں چند طریقے ملاحظہ ہوں

دعوت تلاوت کے مختلف طریقے

(۱)...... پہلا طریقہ یہ ہیکہ ہم اللہ تعالی کی حمد وثنا کریں، اسکی بڑائی اور کبرایائی بیان کریں، اس کی شان وشوکت کا تذکرہ کریں پھر موضوع کا رخ قرآن کریم کی طرف موڑتے ہوئے کلام اللہ کی تلاوت کے لئے قاری کو دعوت دیں۔

مثال کے طور پر:

حضرات! اللہ کی ذات کس قدر عظیم الشان ہے، اس کی شانِ عظمیٰ کا کیا پوچھنا وہ تو شہنشاہوں کا شہنشاہ ہے، وہ تو سلطان السلاطین ہے، شمس وقمر، جن وبشر، شجر وحجر، بحر وبر، ارض وفلک، حور وملک، چودہ طبق، عرش وکرسی، سب اس کے محتاج ہیں اس کی تخلیقات بے شمار ہیں؛ لیکن اشرف المخلوقات انسان کو ٹھہرایا، پھر ان میں بے شمار انبیاء اور رسل بھیجے اور افضل الانبیاء والرسل وخاتم النبیین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا۔

اس نے بہت سی کتابیں نازل فرمائی لیکن اپنا پاک کلام اپنے حبیب پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر پر اتارا۔

حضرات! جب اللہ تعالیٰ کی ذات اس قدر عظیم الشان، اتنی بلند و بالا اور اکبر و اعلیٰ ہے کہ اگر ساری دنیا مل کر قیامت تک اس کی شان عظمت کا کروڑواں حصہ بیان کرنا چاہے تو نہ کر پائے تو ذرا سوچئے؟ اسکا کلام کس قدر قابل تعظیم ہوگا مثل مشہور ہے کَلَامُ الْمُلُوْکِ مُلُوْکُ الْکَلَامِ بادشاہوں کا کلام کلاموں کا بادشاہ ہوا کرتا ہے، تو آیئے اس رب ذوالجلال کی حمد و ثنا کے ساتھ، اس کے پاک کلام قرآنِ مجید کی تلاوت سے ہم اپنی محفل کا آغاز کریں جس کے لئے میں دعوت دے رہا ہوں تالیِ قرآن، قاریِ خوش الحان، جناب محمد............صاحب کو وہ تشریف لائیں اور تلاوتِ کلام اللہ سے محفل کا آغاز فرمائیں۔

قرآں کی تلاوت سے آغاز ہو محفل کا
اس نور سے پاجائیں ہم راستہ منزل کا

(۲)...... دوسرا طریقہ یہ ہیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے اس پہلو پر بولنا شروع کریں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصافِ حمیدہ یا معجزاتِ عجیبہ کا بیان ہو پھر آپ ﷺ کے معجزۂ کبریٰ یعنی قرآن کریم کی بات زیرِ لب لاکر قاری کو آوز دیں:

مثلاً:

حضرات! اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو مبعوث فرمایا پھر ان میں سے جسے چاہا مقتضائے وقت کے مطابق معجزات عطا کئے چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھوں کو معجزہ کے طور پر وہ ہنر دیا گیا تھا کہ فولاد کو موم کی طرح مسل کر رکھ دتے تھے، حضرت سلیمان علیہ السلام کا منجملہ تمام معجزات کے ایک معجزہ یہ تھا کہ وہ ہر جاندار مخلوق کی آواز سن کر

اس کو سمجھ لیا کرتے تھے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو منجملہ دیگر معجزات کے ایک معجزہ عصا کے طور پر دیا گیا تھا جس نے اس جادوی دور کے تمام فرعونی جادوگروں کو مات دیکر موسیٰ علیہ السلام کو رسول ماننے پر مجبور کر دیا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردوں کو زندہ کرنے، کوڑھیوں کو ٹھیک کرنے جیسے حیرت انگیز معجزات سے نوازا گیا تھا، اسی طرح نبی الانبیاء، آقاء مدنی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو بے شمار معجزات عطا کئے گئے۔ شاعر کہتا ہے۔

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ قرآن پاک کا معجزہ ہے کہ بڑے بڑے فصحاء، بلغاء اور ادباء جس کی ایک آیت کا مثل پیش کرنے سے عاجز و قاصر رہ گئے جس کا چیلنج رہتی دنیا تک کے انسان و جنات کے لئے پتھر کی لکیر ہے جس کی حفاظت کا ذمہ خود خدائے بزرگ و برتر نے لیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ صدیاں گزر جانے کے بعد بھی اس کے ایک نقطے میں تبدیلی نہیں آئی اس کے علاوہ اس دار فانی میں اس سے قبل جتنی بھی کتابیں نازل کی گئیں آج کوئی اپنی اصل شکل وصورت میں موجود نہیں ہے تمام آسمانی کتب وصحائف میں تحریف و ترمیم کر دی گئی اگر کوئی کتاب دنیا کے اندر ایسی موجود ہے جس کا ایک حرف بھی نہیں بدلا اور یوم آخرت تک نہیں بدلے گا تو وہ صرف اور صرف کلام اللہ شریف ہے یہ قرآن کریم کا معجزہ نہیں تو کیا ہے، تو آیئے اسی مبارک کتاب کی بابرکت آیتوں سے ہم جلسے کو شروع کریں جس کے لئے میں دعوت دیتا ہوں حافظ وقاری محمد .... صاحب کو وہ تشریف لائیں اور تلاوتِ

کلام اللہ سے ہم سامعین کو مستفیض فرمائیں۔

سناؤ نغمہ ٔ قرآں کہ ہم بیدار ہو جائیں
اندھیروں سے نکل کر صاحب انوار ہو جائیں

(۳) تیسرا طریقہ: یہ ہیکہ خود قرآن پاک کی فضیلت پر دو تین منٹ لچھے دار تقریر کریں اس کے بعد تالی قرآن کو دعوتِ تلاوت دیں۔

مثلاً:

حضرات! اس دنیائے رنگ و بو میں جتنی بھی آسمانی کتابیں نازل کی گئیں ان میں سب سے افضل، سب سے اکمل، سب سے اجمل، سب سے احسن، سب سے افصح، سب سے مبارک کتاب قرآن مجید ہے۔

جی ہاں! جس طرح راتوں میں سب سے افضل لیلۃ القدر ہے دنوں میں جمعہ کا دن سید الایام ہے، مہینوں میں سب سے مبارک مہینہ ماہِ رمضان ہے، جس طرح مخلوقات میں سب سے اشرف انسان ہے، فرشتوں میں سید الملائکہ حضرت جبرئیلؑ ہیں، جس طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں اور رسولوں میں سب سے افضل، اسی طرح آپ ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب تمام کتبِ سماویہ میں سب سے افضل۔ افضل کتاب کو افضل فرشتے کے ہاتھوں بھیجنا تھا تو سید الملائکہ حضرت جبرئیل کو چنا گیا۔

افضل مہینہ میں اتارنا تھا تو ماہِ رمضان میں اتارا۔

افضل رات میں نازل کرنا تھا تو لیلۃ القدر میں نازل کیا۔

اور سید المرسلین بلکہ تمام اولاد آدم کے سردار نبی رحمت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر پر نازل کیا اللہ رب العزت نے خود قرآن میں جا

بجا اس کی افضلیت اور حقانیت کا اعلان کیا ہے فرمایا ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْہِ۔ یہ ایسی کتاب ہے جس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ کہیں فرمایا شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْآنُ ھُدًی لِلنَّاسِ ۔ ماہ رمضان ہے جس میں قرآن کریم نازل کیا گیا جو لوگوں کے لئے سراپا ہدایت ہے، کہیں فرمایا اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ قُرْآناً عَرَبِیًّا، ہم نے قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا، کہیں فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتَابَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَہٗ عِوَجاً، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنے بندے یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب نازل فرمائی اور اس میں کوئی کجی نہیں رکھی، کہیں فرمایا قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰی اَنْ یَاْتُوْا بِمِثْلِ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِہٖ وَلَوْ کَانَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ ظَھِیْراً۔ اے نبی (ﷺ) کہہ دیجئے کہ اگر تمام انسان وجنات مل کر اس قرآن کے مثل لانا چاہیں تو وہ سب ایڑی چوٹی کا زور لگا کر بھی اس کے مثل نہیں لا سکتے اگرچہ اس کام کے لئے وہ سب آپس میں ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں، کہیں فرمایا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ۔ ہم ہی نے قرآن کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ کہیں فرمایا لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰی جَبَلٍ لَرَاَیْتَہٗ خَاشِعاً مُتَصَدِّعاً مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ۔ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو وہ خشیتِ الٰہی سے ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جاتا۔

حضرات! کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے کہ

سب کتابوں سے بھلا قرآن ہے
یہ ہمارا دین ہے ایمان ہے

ہے تلاوت اُس کی برکت کا سبب

اُس پہ جان و دل مرا قربان ہے

تو آیئے اسی قرآن کریم کی بابرکت آیتوں سے ہم اپنے اجلاس کا آغاز کریں تاکہ اختتام تک محفل میں نور ونکہت کی برکھا برستی رہے جس کیلئے میں درخواست کرونگا قاری محمد..........صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں اور تلاوت کلام اللہ سے اجلاس کا آغاز فرمائیں:

دعوت برائے حمد باری کے مختلف انداز

حضرات! ابھی ابھی آپ تلاوت کلام اللہ سے مستفیض ہو رہے تھے اور محفل میں نور و برکت کی فضا چھا رہی تھی، رحمتِ خداوندی کا نزول ہو رہا تھا، ملائکہ زمیں تا فلک صف بہ صف قطار باندھے کھڑے ہوئے تھے۔ آیئے اس پرنور ماحول کو تا دیر قائم رکھنے کے لئے حمد باری کا سہارا لیں جس کے لئے میں دعوتِ حمد دیتا ہوں ایک ایسے حمد خواں کو جس کی آواز میں شیرینی اور چاشنی کا ایک بہتا ہوا دریا ہے جس کے طرز ترنم میں ایک دلنشیں ہنر ہے جس کے لب و لہجے میں ایک دلربا جادو ہے میری مراد جناب..........صاحب ہیں

کسی نے کسی کے لئے بھی کہا ہو لیکن میں موصوف کے لئے کہنا چاہوں گا کہ

صاحبِ طرز شہنشاہِ ترنم ہے وہ

گلشنِ بزم میں پھولوں کا تبسم ہے وہ

وہ اگر نغمہ سرا ہو تو حوالہ ہو جائے

جیسے ہو چاند طلوع اور اجالا ہو جائے

موصوف سے درخواست ہے کہ تشریف لائیں اور حمدیہ اشعار سے مسرور ومحظوظ فرمائیں

---

(۲)...... حضرات! قرآنِ حمید کی پاکیزہ آیتوں کی تلاوت سے محفل میں نورانیت چھا گئی ہے یوں محسوس ہورہا ہے کہ موسمِ بہار اپنی تمام تر نیرنگیوں کے ساتھ سامانِ فرحت ومسرت لئے گلشن قلب وضمیر میں جلوہ فگن ہے۔

دوستو! قرآن مجید کی دل آرائیوں نے قلب کو آراستہ کردیا، اس کی دلآویزی نے دلوں کو خوب لبھایا، اس کی دلبری نے دلوں ذہنوں کو تازگی بخشی، اس کی دل پزیر تلاوت سے دل باغ باغ ہوگیا اور قاری صاحب نے بھی بڑے دلکش انداز میں قرآن پاک کی تلاوت فرمائی۔

دوستو! قرآن کریم میں وہ نسخہٗ کیمیا ہے کہ جو اسے سن لیتا ہے اس کے دل کی دنیا بدل جاتی ہے۔

جی ہاں! قرآن کریم کی تلاوت کے بعد اب مناسب ہے کہ ایک ایسے شاعر اسلام سے درخواست کی جائے جس کی بلبل نوائی میں خدا کی حمد کا ترانہ ہو جو اپنی بہترین، عمدہ، نفیس اور انمٔ آواز میں حمدیہ کلام پیش کر کے دل کے دریاؤں میں اُلاس وآنند اور سرور وانبساط کی لہر دوڑا دے میری اِچھّا اور آرزو ہے کہ میں جناب............صاحب کو اس شعر کے ساتھ دعوتِ اسٹیج دوں کہ۔

خروش آموز بلبل ہو گرہ غنچے کی وا کر دے

کہ تو اس گلستاں کے واسطے بادِ بہاراں ہے

جناب......صاحب مائک کے سامنے

---

(۳)...... حاضرین کرام! جس دنیا میں ہم اور آپ بستے ہیں جس میں کبھی آدم کبھی نوح کبھی ابراہیم کبھی اسرائیل کبھی یونس کبھی یوسف کبھی موسیٰ کبھی عیسیٰ علیہم الصلاۃ والسلام اور ان کی اولاد بسی اور جس میں قیامت تک آنے والی مخلوق کو بسنا ہے پہلے کبھی اس دنیا کا وجود بھی نہ تھا نہ یہ زمین تھی جس پر ہم چلتے ہیں، نہ وہ آسمان تھا جس کو ہم تکتے ہیں، نہ وہ آفتاب تھا جس کے طلوع سے دن روشن ہوتا ہے، نہ وہ مہتاب تھا جو رات کو چاندنی بخشتا ہے، نہ یہ رات تھی جس میں ہم آرام کی نیند سوتے ہیں، نہ دن تھا جس میں حصول رزق کے اسباب اختیار کرتے ہیں؛ بلکہ خود حضرتِ انسان کا وجود نہیں تھا، نہ پری اور جنات تھے نہ انبیاء اور رُسل نہ حور وملائکہ تھے نہ جنت اور دوزخ غرضیکہ جب ساری کائنات لاموجود تھی سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، جس کی ذات واجب الوجود ہے، وہی اول بھی ہے وہی آخر بھی وہی ظاہر بھی ہے وہی باطن بھی غالب نے کیا ہی خوب کہا ہے کہ:

نہ تھا کچھ تو خدا تھا کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا

ڈبویا مجھ کو ہونے نے نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا

وہ خالق السموٰات والارض جس کی شان وکبریائی کو شاعر یوں بیان کرتا ہے

وہ یکتا ہے اکیلا ہے نہیں اس کا کوئی ثانی
وہی سب کو کھلاتا ہے پلاتا ہے وہی پانی
عبادت اس کی کرتے ہیں بنیِ نوعِ انسانی
اسی کے آگے جھکتے ہیں سرِ شاہی وسلطانی
(مؤلف)

تو آیئے اس کی شان وقدرت کا گن گانے کے لئے، اس کی عظمت وکبریائی کا ترانہ گنگنانے کے لئے کسی حمد خواں کو دعوت سخن دیں اس اعتراف کے ساتھ کہ

کرے کیسے بیاں کوئی خدا حمد وثنا تیری
کسی سے ہو نہیں سکتی بیاں حمد وثنا تیری
(مؤلف)

میں درخواست کرونگا جناب.........صاحب سے کہ وہ حمد یہ کلام سے ہم سامعین کو مستفیض فرمائیں جناب.........صاحب ڈائس پر۔

دعوت برائے نعت خوانی کے مختلف انداز

(۱)...... حضرات! خدائے وحدہ لاشریک کی آرادھنا وثنا خوانی کے بعد اگر کوئی ذات ایسی ہے جس کی تعریف ونعت خوانی کی جائے تو وہ مدنی تاجدار، ہم غریبوں کے غمگسار، سیدِ ابرار واخیار، آقائے نامدار، شہنشاہِ ذی وقار، گلشنِ ہستی

کے اولین فصلِ بہار، انیس الغریبین، رحمۃ للعٰلمین، مراد المشتاقین، جانِ عالمین، سید المرسلین، خاتم النبیین، طٰہٰ و یٰسین، عمیقِ بیکساں، فخرِ رسولاں، نازشِ ہر دو جہاں شاہِ حرم، قائدِ عرب وعجم، سرکارِ دو عالم، احمد مجتبیٰ، رسولِ مرتضیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے۔ شاعر کہتا ہے۔

رسولِ مجتبیٰ کہئے محمد مصطفیٰ کہئے

خدا کے بعد بس وہ ہیں پھر اس کے بعد کیا کہئے

شریعت کا ہے یہ اصرار ختم الانبیاء کہئے

محبت کا تقاضا ہے کہ محبوبِ خدا کہئے

جب ان کا ذکر ہو دنیا سراپا گوش ہو جائے

جب ان کا نام آئے مرحبا صلِ علیٰ کہئے

انہیں چند اشعار کے ساتھ میں التماس کرتا ہوں دنیائے طرز و ترنم کے معروف و مشہور شاعر جناب .... صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں اور نعتیہ کلام سے ہم سامعین کو بہرہ مند فرمائیں۔

---

(۲)...... حضرات! ابھی ابھی ہم حمد باری تعالیٰ کے گلشن کی سیر کر رہے تھے اور پھولوں کی خوشبوؤں نے ہمیں مست و مدہوش کر رکھا تھا اب میں آپکو نعتِ نبی ﷺ کی فضا میں لے جانا چاہتا ہوں تو آیئے اب ایسے گلستاں کی سیر کریں جس میں اخلاقِ کریمہ کے پھول ہوں اور ہر پھول اپنی رعنائی وزیبائی میں گلِ سرسبد ہو جہاں خلق وسخا کے پھول ہوں عفو ودرگزر کے پھول ہوں جہاں صبر وتحمل کی عطر

ریزیاں بھی ہوں اور شفقت و پیار کی گلکاریاں بھی ۔ کیونکہ:

گلہائے رنگا رنگ سے ہے زینتِ چمن

اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

اسی کے ساتھ ان سدا بہار پھولوں کا جو صدیوں سے مشک افشانی کر رہے ہیں تذکرہ کرنے کے لئے میں دعوتِ سخن دے رہا ہوں جناب.........صاحب کو اس شعر کے ساتھ کہ:

انہیں کا ذکر کرتے ہیں انہیں کی بات کرتے ہیں

ہمیں تو دوستو! دنیا کا افسانہ نہیں آتا

جناب.........صاحب مائک پر نعت نبی ﷺ کے ساتھ

---

(۳)...... حضرات! آیئے اب اس ذاتِ پاک کا پاکیزہ ذکر کریں جس کے ذکر کو اللہ رب العزت نے وہ بلندی عطا کی ہے کہ زمین سے لیکر آسمان تک، پہاڑوں سے لیکر دریاؤں تک، خاک کے ذروں سے لیکر آفتاب کی کرنوں تک، ستاروں کی محفل سے لیکر مہتاب کی روشنی تک، انسان و جنات سے لیکر حور وملائکہ تک، کتبِ سماویہ سے لیکر دیگر مذہبی کتابوں تک، کلمہ طیبہ سے لیکر اذانوں تک، درودوں سے لیکر سلاموں تک، نوافل سے لیکر فرائض تک، غرض ہر شئی میں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو عیاں کر رکھا ہے، قرآن میں ارشادِ خداوندی ہے، وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ، اے حبیب ہم نے آپ کے ذکر کو بہت بلندی عطا کی ہے۔

حضرات! آپ دیکھئے کہ جہاں آپکو اللہ کا ذکر ملے گا وہیں رسول اللہ کا ذکر

ملے گا۔

رسول اللہ کا ذکر

قرآن کے پاروں میں ....

چاند ستاروں میں ....

آنکھوں کے خماروں میں ....

یاروں کے نظاروں میں ....

رسول اللہ کا ذکر

صدیقؓ کی صداقت میں ....

فاروقؓ کی عدالت میں ....

عثمانؓ کی سخاوت میں ....

حیدر کی خلافت میں ....

رسول اللہ کا ذکر

احمدؒ کی روایت میں ....

مالک کی درایت میں ....

سفیان کی ثقاہت میں ....

نعمان کی فقاہت میں ....

رسول اللہ کا ذکر

مومن کی اداؤں میں ....

موذن کی صداؤں میں ....

مامون ہواؤں میں ....

مسحور فضاؤں میں..........

دوستو! اللہ نے جس کے ذکر کو اتنا بلند مقام عطا کیا ہو وہ ذات کتنی بلند مرتبہ اور عالی مقام ہو گی آیئے اسی ذاتِ بابرکت کی نعت کا ترانہ گنگنانے کے لئے ہم آواز دیں ایک نعت خواں کو جن کا نام نامی اسم گرامی جناب قاری..........صاحب ہے میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ تشریف لائیں اور ہماری محفل کو نعتِ نبی سے جلا بخشیں۔

اس شعر کے ساتھ کہ:

کتابِ فطرت کے سرورق پر جو نامِ احمد رقم نہ ہوتا

تو نقشِ ہستی ابھر نہ سکتا وجودِ لوح و قلم نہ ہوتا

یہ محفلِ کن فکاں نہ ہوتی جو وہ امامِ امم نہ ہوتا

زمیں نہ ہوتی فلک نہ ہوتا، عرب نہ ہوتا عجم نہ ہوتا

دعوت برائے خطابت کے مختلف طریقے

(۱)...... پہلا طریقہ یہ ہے کہ ہم فن خطابت پر تھوڑی دیر لب کشائی کریں یعنی خطابت کی اہمیت کو بتلا کر خطیب کو دعوتِ خطابت دیں۔

مثلاً

حضرات! تاریخ انسانی شاہد ہے کہ خطابت نے چمنستانِ عالم میں کیسے بڑے بڑے کارنامے انجام دیے ہیں۔ خطابت نے ایمان و یقین کی شمعیں روشن کی ہیں یعنی رشد و ہدایت کے دریا بہائے ہیں، اس نے انسانوں کو قید و بند کی زندگیوں سے آزاد کیا ہے، مظلوموں کو ظلم و جبر کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے کا حوصلہ دیا ہے، ظالموں کی حکومت میں تباہی مچائی ہے، کمزوروں کو اپنے حق کے لئے لڑنا سکھایا

ہے، اس نے قلعوں کے قلعے فتح کئے ہیں، میدانوں کے میدان جیتے ہیں۔
خطابت نبی کی زبان تک پہنچی تو دعوت وہدایت بن گئی، جب واعظ کی زبان سے آشنا ہوئی تو نصیحت وموعظمت بن گئی، جب مجاہد نے اسے اپنایا تو نعرۂ انقلاب بن گئی، جب کسی قائد یا لیڈر نے اسے اختیار کیا تو ترانۂ سیاست بن گئی الغرض خطابت نے ہر زمانے کے اندر الگ الگ رنگ وروپ میں اپنا جوہر دکھلایا ہے کیونکہ خطابت میں جادو ہے، سحر ہے، تاثیر ہے۔

شاعر کہتا ہے کہ:

خطابت وجد میں آئے تو پھر ہتھیار بن جائے
کبھی نیزہ کبھی خنجر کبھی تلوار بن جائے
خطابت کی گلفشانی مسلّم ہے زمانے میں
یہ نجاشی کے آگے جعفرِ طیار بن جائے

آیئے اسی خطابت کا ایک نمونہ ملاحظہ کرنے کے لئے دعوت دیں ایک ایسے بیباک خطیب کو جس نے اپنی خطابت کو نکھارنے میں کافی عرق ریزی کرنے کے بعد میدانِ خطابت میں اپنی ایک پہچان بنائی ہے میر اشارۂ کلام حضرت مولانا ....صاحب کی جانب ہے میں ان سے مؤدبانہ درخواست کرونگا کہ وہ تشریف لائیں اور اپنی خطابت کا جوہر دکھلائیں۔

ایضاً:

حضرات! خطابت وہ شئی ہے جو لمحوں میں قرنوں کا سفر کرتی ہے اور کہیں سے

کہیں لے جاتی ہے ایکا ایکی پلٹا دیکر ماضی میں پہنچادیتی ہے ناگہاں فراٹے بھرتی ہوئی مستقبل کی طرف بڑھ جاتی ہے اس کے لئے گردشِ زمانہ نہیں یہ لیل ونہار کے طلوع وغروب سے آزاد ہے یہ انسانی مجمعوں کو اکائی میں ڈھالتی ہے اور آواز کی لہروں کے ساتھ ماضی، حال، مستقبل میں گھماتی پھراتی ہے۔ خطابت کی سب سے بڑی خوبی تصور کی پرواز ہے خطباء حضرات خیالات کے سیناؤں پر چڑھ کر جذبات کے سمندروں کی تہوں تک اتر جاتے ہیں۔

جی ہاں! خیالات کی پرواز کا نام ہی خطابت ہے کہ ایک انسان کی آواز ان گنت انسانوں کا مافی الضمیر بن جاتی ہے۔

خطابت' لسانی اعجاز کا ضمیر ہے، اس کے ہیولیٰ میں شاعری، مصوری، موسیقی اور سنگتراشی کے جوہر ہیں اور اس کی روح ایٹمی توانائی سے کہیں بڑھ کر طاقتور ہے ایک خطیب کے اندر تخلیقی جوہر ہوا کرتا ہے جو کچھ وہ کہتا، جس طرح کہتا اور جس گہرائی وگیرائی سے بولتا ہے وہ ایک جادو کی طرح ہے کہ دل اور دماغ، مبہوت ومسحور ہو جاتے ہیں جب کوئی خطیب خطابت کرتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ دماغوں سے اٹھا کر دلوں میں اتار رہا ہے سننے والے محسوس کرتے ہیں کہ ان کی گمشدہ متاع مل رہی ہے اور وہ ان جواہر پاروں سے دامن بھر رہے ہیں جن کی تلاش میں تھے۔

تو آیئے ایسے ہی ایک خطیب کو دعوتِ خطابت دیکر ان کی خطابت کے جواہر پاروں سے ہم اپنے دامن کو بھریں میں بڑے ادب واحترام کے ساتھ درخواست کرونگا حضرت مولانا .... صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں اور محفل میں خطابت کا جادو چلائیں۔

اس شعر کے ساتھ کہ:

نام اس کا ملتِ بیضا کے پروانوں میں ہے
وہ بہر صورت عظیم الشان انسانوں میں ہے
ولولہ اسلام کا اس کی رگوں میں ہے رواں
لرزہ اس کی فکر سے باطل کے ایوانوں میں ہے

دوسرا طریقہ: یہ ہے کہ ہم صرف خطیب کے موضوع کو بتلا کر اسے دعوت دیں۔

مثلاً:

حضرات! اب میں ایک ایسے مقرر کو دعوت دینے جا رہا ہوں جن کا موضوعِ سخن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی وہ پاکیزہ جماعت ہے جو محبت و مروت، اخوت و موافقت، فہم و فراست، جرأت و جسارت، عزم و ہمت، حکمت و درایت، امانت و دیانت، صداقت و حقانیت، عبادت و ریاضت، عقیدت و شفقت، حیاء و عزت، وفاء و سخا، اجتہاد و اعتماد، حسن اخلاق و کردار، خوش اطوار و گفتار، تسلیم و توکل، ثبات و استقلال، فضل و کمال، ایمان و احسان، انابت الی اللہ، انفاق فی سبیل اللہ، ایثار و انکساری، خاموشی و بردباری، خشیت الٰہی و شب بیداری، فاقہ کشی و جاں نثاری، پاکی و پاکیزگی اور سب سے بڑھ کر عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لحاظ سے نرالی اور امتیازی شان رکھتے تھے جنہیں ان کی زندگی میں ہی دعوتِ اسلام پر لبیک کہنے کے باعث، اعلاء کلمۃ اللہ کی خاطر

صعوبتیں اور کلفتیں جھیلنے کے باعث، گھر وطن چھوڑ کر راہِ خدا میں جہاد کرنے کے باعث، آپس میں رحم دل اور کافروں سے مقابلے میں تیز ہونے کے باعث رضی اللہ عنہم ورضوعنہ کا تمغہ دیا گیا، اسی موضوع پر تفصیلی گفتگو کرنے کے لئے آپ حضرات کے سامنے تشریف لا رہے ہیں خطیبِ باکمال مقررِ بے مثال جاں نثارِ صحابہ، حضرت مولانا.......... صاحب۔

اس شعر کے ساتھ کہ:

وہ جن کا تذکرہ موجود ہے قرآں کے پاروں میں
ہے قدر و منزلت جن کی فلک کے چاند تاروں میں
انہی کی سیرت وکردار کی باتیں سناؤ تم
شرابِ علم کی محفل میں سوغاتیں لٹاؤ تم

تیسرا طریقہ: یہ ہے کہ ہم نہ تو فن خطابت کی اہمیت کو اجاگر کر کے خطیب کو دعوت دیں اور نہ ان کے موضوع کو بتلا کر ان سے درخواست کریں بلکہ صرف ان کا اچھا سا تعارف کرا کر انہیں تشریف لانے کے لئے کہیں۔

جیسے:

محترم حضرات! اب میں آپ کے سامنے ایک ایسے خطیب کو دعوت دینے جا رہا ہوں جنہیں آپ میدانِ خطابت کا شہسوار بھی کہہ سکتے ہیں اور فن خطابت کا کلاکار بھی، کیونکہ وہ زبان و بیان میں ایسی مہارت رکھتے ہیں کہ تھوڑی دیر کی گفتگو میں سامع کو اپنا بنا لیتے ہیں، ان کی تقریر ایک دردمند دل، ایک مجاہدانہ حوصلہ، ایک عالمانہ سوچ اور صحیح فکر کا آئینہ دار ہوا کرتی ہے جب وہ بولنا شروع کرتے ہیں تو

معلوم ہوتا ہے کہ علم کا ایک دفتر کھل گیا ہے؛

میری مراد خطیبِ باکمال، مقررِ بے مثال، مفکرِ قوم وملت، قاطعِ شرک وبدعت حضرت مولانا ...... صاحب ...... ہیں حضرت تشریف لائیں اور اپنی زورِ بیانی اور سحر لسانی سے ہم سامعین کو مستفیض فرمائیں۔

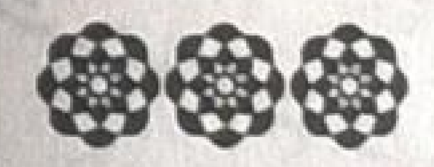


بھلائی، خیر خواہی اور وفا داری وایثاری
نبیؐ کے جاں نثاروں کی یہی خصلت ہے عادت ہے
ملی ہے جو وراثت میں نبیؐ کے چار یاروں سے
صداقت ہے، عدالت ہے، سخاوت ہے، شجاعت ہے
(مؤلف)

نظامت برائے جلسہ

نوٹ :۔ یہ نظامت رنگر کسی بھی جلسے میں کی جاسکتی ہے پہلے نمبر کے "برائے خطابت" کے ذریعے ایسے مقرر کو دعوت دی جائے جن کا لہجہ خوبصورت ہو انداز ناصحانہ ہو گویا کہ وہ واعظ ہوں مقرر نہ ہوں دوسرے نمبر کے "برائے خطابت" کے ذریعے ایسے خطیب کو دعوت دی جائے جن کا لہجہ زوردار، انداز شعلہ بار، اور آواز دھما کہ خیز ہو، تیسرے نمبر کے "برائے خطابت" کے ذریعے ایسے مقرر کو آواز دی جائے جن کا لہجہ متوسط لیکن دلوں کو بھانے والا ہو، انداز درمیانہ لیکن پسندیدہ ہو جن کی شخصیت مشہور و معروف ہو جنہیں دیکھنے اور سننے کے لئے حاضرین بے تاب ہوں۔ چوتھے نمبر کے "برائے خطابت" کے ذریعے نشست کی سب سے اہم کڑی جن کا بے صبری سے انتظار کیا جا رہا ہو انہیں بلایا جائے اور پانچوے نمبر کے "برائے خطابت" کے ذریعے صدر صاحب کو زحمتِ سخن دی جائے۔

محمد آفتاب اظہر کشن گنجوی



ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم .الحمد اللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین محمد وعلی الہ واصحابہ اجمعین: اما بعد

محترم حاضرین، مکرم سامعین، برادران صالحین، اسٹیج پر زینت افروز ماہرین علماء دین، اور اس بہترین پروگرام کے مخلصین حضراتِ منتظمین!

آج اس بابرکت اور عظیم الشان اجلاس میں احقر کو جو ذمہ داری دی گئی ہے، جو کام ناچیز کے سپرد کیا گیا ہے وہ بڑااہم کام اوراہم ذمہ داری ہے۔

ایک طرف یہ عظیم ذمہ داری تو دوسری جانب اپنی کم علمی اور نا اہلی کی نگہداری۔

لیکن چونکہ بڑوں کا حکم ہے اور بڑوں کا حکم بھی بڑا ہوا کرتا ہے جس کی تعمیل ضروری ہونے کے ساتھ ساتھ بہت سے فوائد کا حامل بھی ہوا کرتی ہے لہٰذا ان کے حکم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہی میں آپ حضرات کے روبرآنے کی ہمت جٹا پایا ہوں اور خداوندِ قدوس سے ان الفاظ کے ساتھ دعاء گوہوں۔ کہ

ملامت میں نہ گھر جاؤں خجالت سے نہ مر جاؤں

خدا میری زباں کو تو فصاحت دے بلاغت دے

(مؤلف)

دوستو! یوں تو شب و روز جلسے اور جلوس ہوا کرتے ہیں مجلسیں اور محفلیں سجا کرتی ہیں لیکن ہر محفل کی بات ایک جیسی نہیں ہوتی کوئی محفل دنیا بھر کی بکواس پر

منحصر ہوتی ہے تو کسی میں بے حیائی کا علی الاعلان مظاہرہ کیا جاتا ہے

کسی میں اردو کا شمع روشن کیا جاتا ہے

تو کسی میں قوالی کی صدائیں بلند ہوتی ہیں

کہیں عرس اور میلہ لگایا جاتا ہے

تو کہیں ڈھول اور تاشے بجائے جاتے ہیں

ایسی محفلیں اکثر عیش پرست لوگوں کی ہوا کرتی ہیں

ان مجلسوں کا دینی مجلسوں سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا

ایسی محفلوں میں شرکت اعمال نامے میں گناہوں کا اضافہ ہی کرتی ہے

بلکہ میں آپ کو بتلاتا ہوں کہ دینی مجلس کسے کہتے ہیں

دینی محفلیں تو وہ ہوا کرتی ہیں جن میں دینداروں کا جم کثیر نظر آئے

دینی مجلسیں تو وہ ہوتی ہیں جن میں قرآن وحدیث کی باتیں ہوں

دینی جلسے تو وہ کہلاتے ہیں جن میں اللہ اور اس کے رسول کی باتیں ہوں

دینی اجتماع تو اسے کہا جاتا ہے جس میں آنے والوں کو تہذیب وتمدن کے موتی، اخلاق وکردار کے خوشبودار پھول، حیاء وپاکدامنی کا درس اور امن واماں کا پیغام دیا جاتا ہے۔

جہاں علماء دین کی قربت وصحبت ملتی ہو

اکابرین واولیاء کی زیارت نصیب ہوتی ہو

ایمانی طراوت حاصل ہوتی ہو

قلبی راحت نصیب ہوتی ہو

دماغی سکون ملتا ہو

حضرات! آپکو اپنی قسمت پہ ناز ہونا چاہئے کہ آپ کی شرکت ایک ایسے ہی اجلاس میں ہوئی ہے جہاں برکت ہی برکت، رحمت ہی رحمت، منفعت ہی منفعت، فائدہ ہی فائدہ ہے۔ یہاں نقصان کا دخل نہیں، خسارے کا سوال نہیں۔

کیونکہ

یہ کوئی دنیاوی محفل نہیں.........

سیاسی جلسہ نہیں.........

سرکاری سمیلن نہیں.........

مشاعرہ کا اسٹیج نہیں.........

قوالی کا استھان نہیں.........

نہ تو اس میں کسی بے سُر قوّال کی کراہت آمیز قوّالی ہوگی اور نہ کسی بے شعور شاعر کی بے ہودہ شاعری۔ اور کیونکر ہو یہ محفل دینی محفل ہے، یہ مجلس راضائے الٰہی کے لئے سجی ہے، یہ اجلاس تو دینِ اسلام کی سرفرازی کے لئے منعقد ہوا ہے، یہ محفل انتہائی پاکیزہ محفل ہے۔

اللہ اللہ اس محفل کے مقام کا کوئی اندازہ کرسکتا ہے؟

جس کو ملائکۂ رحمت جیسی نورانی مخلوق اپنی جلوہ سامانیوں کے ساتھ مزین کر رہی ہو اور اپنی نورانیت کے آغوش میں لئے ہوئے ہو۔

فرمایا راستبازوں کے سردار اور پاکبازوں کے سرتاج نبی رحمتؐ نے کہ جس مبارک محفل میں ذکرِ خیر ہوتا ہے اس کو ملائکۂ رحمت پروانہ وار آکر گھیر لیتے ہیں۔

رشک کرتا ہے فلک ایسی زمیں پر اسعدؔ

جس پہ دو چار گھڑی ذکرِ خدا ہوتا ہے

اعلانِ صدارت

حضرات! آیئے اب ہم اپنے اجلاس کی کامیابی کے لئے کسی راہنما کی تلاش کریں کیونکہ کسی بھی جلسے اور اجلاس کی کامیابی ایک ایسے رہنما کی رہنمائی، ایک ایسے رہبر کی رہبری، ایک ایسے سرپرست کی سرپرستی، ایک ایسے صدر کی صدارت، ایک ایسے قائد کی قیادت پر منحصر ہوتی ہے۔

جو زہد و تقویٰ، خلوص وللہیت، جود وسخا، امانت وصداقت، فہم وفراست، جرأت وہمت، نیز علم وصلاحیت کی حامل اور رشد وہدایت کی علم بردار ہو اور عنداللہ وعندالناس مقبول ومعزز ہو الحمد اللہ ہمارے آج کے جلسے کو ایسی بہت سی قد آور اور مذکورہ اوصاف کی حامل مقدس ہستیوں کی تشریف فرمائی میں پروان چڑھنے کا موقع ملا ہے جن میں سے جلسے کی صدارت کے لئے کسی ایک کے بھی نام کا اعلان کر دینا اجلاس کی کامیابی کی دلیل ہوگی لیکن میں جس شخصیت کا نام لینا چاہونگا وہ حضرت الحاج مولانا ومفتی .... صاحب کی باکمال شخصیت ہے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اصلاح امت، احیاء سنت، ابطال باطل اور احقاق حق کے لئے مثالی حوصلہ، توفیق اور امتناء بخشا ہے پھر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے جذبے کے ساتھ حسن بیانی کا بھی خاصا ملکہ اور شانِ جاذبیت عطا فرمائی ہے مجھے امید ہی نہیں بلکہ پختہ یقین ہے کہ اس حسن انتخاب، انتخابِ لاجواب کی آپ حضرات بھرپور تائید فرمائیں گے۔

﴿تائید صدارت﴾

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔حضرات !جلسے کی صدارت کے لئے جن منصف مزاج، مدبر دماغ، مفکر دل، اور بلند حوصلہ مرد مجاہد کا نام لیا گیا ہے وہ اپنے اندر حسن خلق، حسنِ تدبیر، حسن تہذیب، حسن لیاقت، حسن ضیافت، حسن دانائی وحسن بینائی جیسے بہت سے اعلیٰ اوراچھے اوصاف رکھتے ہیں اور ایک مقبول و باصلاحیت عالم دین ہیں لہذا میں اپنی اور تمام اراکین وحاضرین کی جانب سے پرزوردلی تائید کرتا ہوں اس شعر کے ساتھ کہ:

سرور و شادمانی موجزن ہے آج ہر دل میں
جو میرِ کارواں بن کر کے آئے آپ محفل میں

دعوت برائے تلاوت

حضرات !اب ہم صدر صاحب کی اجازت سے اپنے اجلاس کا باضابطہ آغاز کرتے ہیں۔تو آیئے سب سے پہلے خدائے پاک کے اس پاک کلام کی پاکیزہ آیتوں سے برکت حاصل کریں جس کا ہر حرف، ہر لفظ، ہر نقطہ، ہر سکون، اپنے اندر برکتوں کے خزانے سموئے ہوئے ہے۔

کہ جس کی برکت سے انسان کو انسانیت ملی..........

شیطان کی شیطانیت میں کمی آئی..........

ساری دنیا میں ھدایت کی شعاعیں پھوٹیں..........

قرآن آیا تو ایک نئ شریعت کا آغاز ہوا..........

چمنستان عالم میں توحید کی بہار آئی..........

گلستانِ ارض میں وحدانیت کا رنگ چھا گیا..........

دھرتی پر ایمانی فضا قائم ہوئی..........

دینِ اسلام کا پرچم سارے عالم میں لہرایا..........

بوستانِ گیتی میں شرم وحیاء کی کلیاں کھلیں..........

اخوت ومحبت کی شمعیں روشن ہوئیں..........

جہالت وضلالت کی وادیوں میں بھٹکی ہوئی قوم کو راہِ ھدایت ملی..........

شرک وبت پرستی کے سورج کو ہمیشہ کے لئے گہن لگ گیا..........

عبد ومعبود کے درمیان ایک خوشگوار رشتہ قائم ہوا..........

بندوں پر خدا کے بے پایاں انعامات ہوئے..........

انسان وجنات کو قیامت تک کے لئے ایک دستورِ زندگی ملا..........

چوری اور ڈاکہ زنی کی راہیں بند کردی گئیں..........

ظلم وستم کے خوگروں کو الفت ومحبت کے اسباق پڑھائے گئے۔

اور اتنا ہی نہیں! قرآن آیا تو عیاشی، عیش کوشی، آرام طلبی، قمار بازی، شراب نوشی، اور حق تلفی جیسی تمام بیماریوں کا صحیح علاج آیا..... چیختی، چلاتی، تڑپتی انسانیت کو امنِ واقعی اور سکونِ حقیقی مل گیا اور دنیا میں ہر سو امن واماں کے شامیانے لگ گئے۔

الغرض قرآن آیا تو ہر برائی کا انت ہوا اور ہر اچھائی نے جنم لیا۔

اب میں اپنی بات کو زیادہ طول نہ دیتے ہوئے قرآن کریم کی تلاوت کے لئے جناب قاری محمد .... صاحب کو مدعو کرتا ہوں کہ قاری صاحب تشریف لائیں اور قرآن پاک کی قرأت سے ہمارے قلب و روح کو ایمانی تازگی عطا فرمائیں۔

بعد تلاوت

پڑھ دیا جب بھی کسی نے کچھ لکھا قرآن کا
گر پڑا تحت الثریٰ میں قافلہ شیطان کا

(مؤلف)

دعوت برائے نعتِ نبیؐ

شمع رسالت کے پروانو! نبی رحمت کے دیوانو! آؤ تلاوت کلام اللہ کے بعد ذکر رسول اللہؐ اور نعت نبیؐ سے برکت حاصل کرتے ہیں تاکہ محفل کی رونق برقرار رہے.........

جلسے میں یوں ہی نکھار رہے.........
ماحول پُر انوار رہے.........
یہ ہوا بھی مشکبار رہو.........
یہ فضا بھی خوش گوار ہو.........
موسم میں رنگِ بہار ہو.........
ہم پر رحمتوں کی بوچھار ہو.........
بے حد و بے شمار ہو.........
فلک تک فرشتوں کی قطار ہو.........
اور دل عشقِ نبیؐ میں سرشار ہو.........
زباں پہ صلِ علی کی پکار رہے.........

اور جب نعتِ نبی ﷺ کی عطر بیز، ترنم خیز آواز ہمارے کانوں میں رس گھول رہی ہو تو دلوں کو فرحت حاصل ہو.........

دماغوں کو راحت نصیب ہو.........

آنکھوں کو ٹھنڈک ملے.........

ذہنوں کی کلیاں کھل اٹھیں.........

زبانوں کو درودِ پاک کی چاشنی میسر ہو.........

کیونکہ وہ ذات ایسی مقدس ذات ہے جس کے صدقے پھولوں کو رنگت نصیب ہوئی غنچوں کو غنچگی ملی، جس کے طفیل سورج کو روشنی

چاند کو چاندنی

ستاروں کو تابندگی

پہاڑوں کو بلندی

دریاؤں کو طغیانی

موجوں کو روانی

پودوں کو شادابی

کھیتوں کو ہریالی

زمین کو وسعت اور آسمان کو بلندی عطا کی گئی.........

تو آیئے اسی نبی رحمت کی بارگاہِ عظمت میں عقیدت ومحبت کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے آواز دیں ایک ایسے نعت خواں کو جسے سننے کے لئے وقت ٹھہر جاتا ہے اور جب اس کی مترنم آواز ہواؤں میں گھل کر بکھرتی ہے تو ہوا بھی کچھ دیر کے لئے رک کر اس نعت خواں کی آواز سے لطف اندوز ہوتی ہے۔ میری مراد

شاعر اسلام، مداحِ خیر الانام شہنشاہِ ترنم، صاحبِ خوش تکلم، جناب........صاحب ہیں میں ان سے درخواست کرونگا کہ وہ تشریف لائیں اور نعتِ نبی کی فضا قائم کریں۔

(نعت نبی کے بعد)

رسالت کو شرف ہے ذات اقدس کے تعلق سے
نبوت ناز کرتی ہے کہ ختم الانبیاء تم ہو
کہاں ممکن تمہاری نعت حضرتؐ مختصر یہ ہے
دو عالم مل کے جو کچھ بھی کہیں اس سے سوا تم ہو

حضرات! یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ ہمارے نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ تعالیٰ نے نہایت اعلیٰ اوصاف نہایت اچھی عادتیں اور خصلتیں ودیعت رکھی تھیں بلکہ تمام نبیوں، رسولوں، اور ساری اولا دآدم کے اوصاف حمیدہ اور خصائل عالیہ کو حضور کی ذاتِ اطہر میں کوٹ کوٹ کر بھر دیا تھا یہی وجہ تھی کہ آپ سراپا حسن ہی حسن تعریف ہی تعریف خوبی ہی خوبی تھے اور جس کا نام ہی اتنا پیارا اتنا دلکش دلکشا، دلربا، دلنواز، روح پرور، عطر بیز، عنبر بار، بلاغت آمیز اور ذخیرۂ حسن دوجہاں ہو تو بھلا اس کی ذات تمام اولادِ آدم کے حسن وجمال، اوصاف وخصائل ،تعریفوں، خوبیوں، صفتوں، بھلائیوں، نیکیوں، کمالوں، اور پاکیزہ سیرتوں کا مجموعہ کیوں نہ ہوتی آپؐ کو تو اسم بامسمّی بنایا گیا تھا کسی نے کیا خوب کہا ہے

ولکل نبی فی الانام فضیلة

وجملتها مجموعة لمحمد

ما ان رأیت ولا سمعت بمثله

فی الناس کلهم بمثل محمد

شاعر کہتا ہے کہ مخلوق کے اندر ہر نبی کی ایک فضیلت ہوا کرتی ہے اور وہ تمام فضیلتیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع ہیں آپؐ جیسا نہ میں نے دیکھا اور نہ میں نے سنا تمام لوگوں میں کوئی محمدؐ کا مثل نہیں۔

دوستو! ابھی ابھی جب کہ نبی کا ایک دیوانہ آپ حضرات کے سامنے اپنے شمع رسالت کا پروانہ ہونے کی شہادت دے رہا تھا اور جھوم جھوم کر آقائے نامدار محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں نعتیہ کلام پڑھ رہا تھا اور ہمارے دلوں میں عشقِ نبیؐ کے چراغ کو روشن سے روشن تر کر رہا تھا تو اسی درمیان میری زباں کو دل کا یہ پیغام آ رہا تھا کہ:

جہاں بھی ذکر ہو ان کا وہاں آؤ ضرور آؤ

ملیں جو پھول گلزار نبی کے ان کو چن لاؤ

انہی کی کالی کملی میں شفائے روح ہے لوگو!

حقیقی زندگی چاہو تو کملی سے لپٹ جاؤ

دعوت برائے خطابت (۱)

میرے عزیز دوستو! پیارے بھائیو! بڑے بزرگو! آج ہماری محفل کو روشن او تابناک بنانے کے لئے ہمارے اجلاس کو تاریخی اور یادگار بنانے کے لئے اسٹیج پر ایسی ایسی روشن ہستیاں جلوہ افروز ہیں جن کی زیارت عبادت ہے، جن کے فرمودات وارشادات خیر وفلاح برکت وسعادت ہے، جن کا مشغلہ تبلیغ وتربیت ہے، جن کا راستہ راہ سنت ہے، جن کا مقصد صرف اور صرف دینِ خداوندی کی خدمت ہے۔ تو لیجئے انہیں میں سے ایک شخصیت کو میں بڑے ادب واحترام کے ساتھ دعوتِ اسٹیج دیتا ہوں میری مراد ذات السعاد عزت مآب حضرت مولانا ....صاحب ہیں حضرت تشریف لائیں اور اپنے مواعظِ حسنہ سے ہم سامعین کو مستفیض فرمائیں اس شعر کے ساتھ کہ:

ہم نے ہر منزل امکاں پہ جلائے ہیں چراغ
ورنہ ہر قافلہ راہوں میں بھٹکتا ہوتا

(بعد خطابت)

ویران مسجدیں ہیں سونی ہیں خانقاہیں
پہچان اب ہماری ملتی نہیں کہیں سے
بدر وحنین وخندق، خیبر کی سرزمین کو
اے میرے گمشدہ دل آواز دے کہیں سے!

...زات! حضرت مولانا نے ہمیں بہت ساری قیمتی باتوں سے نوازا اور بڑے

اچھے انداز میں وعظ فرمایا ہم آپ کے بہت شکر گزار ہیں اور اللہ تعالی سے دعاء کرتے ہیں کہ وہ ہمیں سننے سے زیادہ عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

برائے خطابت (۲)

اب میں آپ حضرات کے سامنے ایک ایسے مقرر اور خطیب سے التماس کرنے اور دعوت دینے کی آرزو رکھتا ہوں جن کی آواز عام آوازوں کی طرح نہیں جو منھ سے نکلتے ہی فضا میں حل ہو کر فنا ہو جائے اور نہ ہی ان آوازوں کی طرح ہے جو صرف اوڈیو وِیڈیو میں قید ہو کر ہزاروں کانوں کی تفریح کا سامان بن کر رہ جاتی ہیں بلکہ ان کی آواز تو وہ آواز ہے جو سینوں میں اپنا آشیانہ بنا لیتی ہے، دلوں کو اجاگر کر دیتی ہے احساسوں کو بیدار اور آنکھوں کو اشکبار کر دیتی ہے، جن کے سوزِ دل اور دردِ جگر کے ساتھ جو بھی تارِ نفس نکلتا ہے وہ دمِ عیسی ہوتا ہے جسے سن کر قبروں کے مردے بھی جھرجھری لیکر کھڑے ہو جاتے ہیں بلکہ وہ یدِ بیضا ہوتا ہے جو پتھر کو بھی پانی کر دیتا ہے ان کے الفاظ میں ان کا دل سلگتا اور خون بولتا ہے ان کے جملے دریائی لہروں کی طرح رواں دواں ہوتے ہیں ان کی آواز میں وہ تند سیلانی ہے کہ طوفانوں کا مقابلہ کرے ان کے لہجے میں وہ سحر ہے کہ ہوائیں رک کر اور وقت ٹھہر کر سنے وہ بیان نہیں کرتے عقلوں کا شکار کرتے ہیں اور اپنی زورِ بیانی سے مجمع کو ہلا کر رکھ دیتے ہیں ان میں دماغوں سے کھیلنے کا ہنر اور دلوں کو دہلانے کا جوہر بھی ہے وہ شعلہ کی مانند بھڑکتے اور رعد کی طرح کڑکتے بھی ہیں ان میں پکار اور للکار دونوں ہے میری مراد حضرت مولانا .... صاحب کی شخصیت ہے میں ان سے التماس کرتا ہوں کہ تشریف لائیں اور اپنی شعلہ بار خطابت سے ہمیں مستفیض فرمائیں۔

(بعد خطابت)

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

دعوت برائے خطابت (۳)

حضرات !اب میں زحمتِ سخن دونگا ایک ایسے مقرر کو کہ جن کی دید کے لئے ہزاروں نگاہیں تشنہ کام رہتی ہیں اور کتنے ہی کان جن کے سننے کی آرزو رکھتے ہیں کتنی ہی زمینیں جن کی قدم رنجائی کی تمنائیں لئے رہتی ہیں کتنی ہی راہیں جن کے استقبال میں پھول بچھاتی ہیں دور دور تک جن کے نیک نامی کے چرچے ہیں جن کی شخصیت گوناگوں اوصاف ومحاسن کی مرقع ہے جو بیک وقت بہترین عالم بھی ہیں اور فکر مند مبلغ بھی، قابل قدر ناصح بھی ہیں اور دلوں کو رلا دینے والے واعظ بھی، عمدہ بیان خطیب بھی ہیں اور اعلیٰ درجے کے ادیب بھی، اتنا ہی نہیں بلکہ خطابت کے میدان سے لیکر نصیحت کے باغان تک، تدریسی گلستان سے لیکر تبلیغ کے چمستان تک، حسن بیانی کی وادیوں سے لیکر خوش الحانی کی فضاؤں تک اور اپنوں کی بستی سے لیکر غیروں کی دنیا تک جن کی مقبولیت کا شہرہ عام ہے میری مراد حضرت مولانا.............صاحب ہیں جن کا بیان سن کر کہنے والا بے ساختہ یہ کہہ سکتا ہے کہ:

دلنشیں طرز تکلم منفرد حسن بیاں
تیری باتوں میں ہے پنہاں دردِ دل کی داستاں

میں حضرت والا سے مؤدبانہ درخواست کرونگا کہ حضرت تشریف لائیں اور اپنی دلربا خطابت سے ہم سامعین کو مستفیض فرمائیں۔

(بعد خطابت)

کیا ہی تھا خوب تیرا انداز دلکشانہ
تڑپا گیا دلوں کو تیرا وعظ ناصحانہ
(مؤلف)

دعوت برائے نعت خوانی

حضرات! میں محسوس کررہا ہوں کہ اب آپ کی آنکھوں میں غنودگی سی چھانی شروع ہوگئی ہے؛ لہذا اسے دور کرنے اور محفل میں تازگی لانے کے لئے میں چاہتا ہوں کہ ایک ایسے شاعر کو دعوت دی جائے جو اپنے طرز ترنم میں ایسا جادوی اثر رکھتا ہو کہ جسے سن کر مرجھائے ہوئے پھول کھل کھل جاتے ہوں اجڑے ہوئے چمن میں بہار آجاتی ہو، سوکھے ہوئے پتوں میں جان پڑجاتی ہو افسردہ کلیوں میں شگفتگی آجاتی ہو، غنچے چٹخنے لگتے ہوں، ٹہنیاں گل خیز ہوجاتی ہوں۔

جی ہاں! ایسا شاعر کہ اگر کوئی کلمۂ غرابت بھی اس کے ہونٹوں سے ہو کر گزر جائے تو اس میں بلاغت کی چاشنی بھر جائے میرا اشارہ کلام، شاعر اسلام، خوب گلو وخوش الحان، جناب .... صاحب کی طرف ہے موصوف تشریف لائیں اس شعر کے ساتھ کہ:

محفل سے اٹھ کے رونق محفل کہاں گئی

کھل اے زبانِ شمع کہ کچھ ماجرا کھلے
کس حال میں ہیں لالہ و نسرین ونسترن
کچھ کہہ کہ فصل گل کا بھرم اے صبا کھلے

(نعت خوانی کے بعد)

بزمِ تصورات سجی تھی ابھی ابھی
نظروں میں مصطفیٰ کی گلی تھی ابھی ابھی
معلوم کررہے تھے فرشتوں سے جبرئیل
کس کی زباں پہ نعتِ نبی تھی ابھی ابھی

دعوت برائے خطابت (۴)

حضرات! آیئے اب ہم اپنی نشست کے سیکنڈ لاسٹ کڑی اور ایسے خطیب کو زحمتِ سخن دیں جو اپنی سحر بیانی اور اسلوبِ خطابت سے طبیعتوں کو تیار کرتا، دماغوں کو آواز دیتا، دلوں کو گرماتا اور قدموں کو دوڑاتا ہے جو اپنی تقریر کے ذریعے ذہنوں پر فرمانروائی کرتا ہے پھر آپ انھیں اِمروز کے میکدۂ اجلاس کا پیرمغاں خیال کیجئے جو آج اپنے پیمانوں کی گردش سے تشنہ کاموں کی پیاس بجھائیگا کیونکہ جہاں اس کا رشتہ پبلک وپالیٹکس سے ہے وہیں قرآن وحدیث تاریخ وسیر اور شریعت وطریقت کا وہ داستان گو بھی ہے وہ خطیبانہ انداز میں کتابوں سے بولتا ہے......

اور برملا بولتا ہے..........

بے خوف بولتا ہے..........

اس کی خطابت دعوت ہے..........

اس کا بیان تبلیغ ہے..........

اس کی تقریر نصیحت ہے..........

اس کی آواز میں نفاست اور لہجے میں تمازت ہے جسکے ذریعے وہ سامعین کے دلوں کو غنچوں کی طرح کھلا دیتا ہے اور اس کا ایک کمال یہ ہے کہ وہ الفاظ و مطالب کی آمیختگی سے طبیعتوں میں سرور پیدا کر دیتا ہے۔

جی ہاں! دنیا اسے خطیبِ دوراں مقررِ شعلہ بیاں حضرت مولانا.......... کے نام سے جانتی ہے میں حضرت موصوف کو اس شعر کے ساتھ دعوتِ اسٹیج دینے جا رہا ہوں کہ:

با ہنر ہو پر اثر ہو قوم کے رہبر ہو تم
کہکشاں ہو پھول ہو اور خوشبوئے عنبر ہو تم
آؤ محفل میں خطابت کا چراغِ ضو لئے
باعثِ فخرِ چمن ہو شمعِ روشن تر ہو تم

(مؤلف)

(بعد خطابت)

حضرت موصوف نے اتنے خوبصورت دلنشیں دلکش دلربا انتر بیوشٹ پر کشش اور آکرشک انداز میں اپنی قیمتی باتوں سے ہمیں نوازا ہے ہم اس کے لئے حضرت والا کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعاء کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سبھی کو عمل کی توفیق مرحمت فرمائے۔

دعوت برائے آخری تقریر و دعاء (۵)

حضرات! اب میں ایسی شخصیت کو دعوتِ سخن دیتا ہوں جن کا بیان ایمان افروز، روح پرور، دلنشیں، انقلاب آفریں پر مغز اور معلومات افزا جیسی خصوصیات کا حسین گلدستہ ہوا کرتا ہے، میں بڑے ادب واحترام کے ساتھ صدر جلسہ حضرت مولانا .... کی خدمت میں عرض کرونگا کہ وہ تشریف لائیں اور اپنے ناصحانہ کلمات سے نوازیں واضح رہے کہ حضرت آخر میں دعاء فرمائیں گے اس سے پہلے کوئی بھی اپنی جگہ سے اٹھنے کی کوشش نہ کرے ایسا نہ ہو کہ ہمارا سارا بیٹھنا، سننا، جاگنا رائیگاں اور بیکار ہوکر رہ جائے کیونکہ شیطان جو انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے وہ بھی اِس وقت پوری کوشش میں ہوگا کہ کسی طرح لوگوں کو بہکا پھسلا کر گھروں کی طرف روانہ کرے کہ "ارے یار کب سے بیٹھا ہے! گھر نہیں جانا؟ بیوی تیرے انتظار میں ہوگی! بیانات تو ہوتے رہتے ہیں! جلدی چپل اٹھا اور گھر چل"

کیونکہ وہ جانتا ہے کہ آدھی رات کو جب اللہ کا کوئی بندہ اس کے آگے دعاء کے لئے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اس کی دعاء ضرور قبول ہوتی ہے وہ جانتا ہے کہ جہاں دینی اجتماع ہو وہاں اللہ کی رحمت برستی ہے وہ بندے کو اللہ کی رحمتوں سے دور کرنا چاہتا ہے۔ کیونکہ شیطان بڑا اچکر چالاک، شاطر اور دغاباز ہے اس لئے اس کے دام فریب سے بچنے میں ہی فائدہ ہے۔

ع...... جس کام کے لئے آئے ہیں وہ کام نہ بگڑے

ہمیں تو پورا جلسہ سن کر جانا ہے، ہمیں تو اپنی اصلاح کی فکر لیکر لوٹنا ہے، ہمیں تو اللہ سے مانگ کر جانا ہے، ہمیں اس جلسے کا پیغام لیکر واپس ہونا ہے آپ حضرات سکون وآرام سے بیٹھ کر حضرت والا کے بیان سے مستفیض ہوں اس کے بعد حضرت دعاء

جائیں گے اور اس طرح ہماری نشست کامیابی کی منزل تک پہونچے گی۔

☆☆☆☆☆

نظامت کے دوران موقع بموقع کام آنے والے اشعار

در شان مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

حضور خواجۂ خیر الانامؐ سے پہلے
فضا اداس تھی ان کے پیام سے پہلے
نہ ابتدا کی خبر تھی نہ انتہاء معلوم
حضور سرورِ عالم کے نام سے پہلے
بہت بلند ہے ذکرِ پیمبرِ بطحا
روا نہیں ہے درود و سلام سے پہلے

(شورشؔ کاشمیری)

نہیں کوئی نبی نبیوں میں میرے مصطفیٰ جیسا
حبیب ِ کبریا جیسا رسولِ مجتبیٰ جیسا
بہت آئے نبی دنیا میں لیکن آسماں شاہد
نہیں آیا نبی کوئی محمد مصطفیٰ جیسا

(مؤلف)

❁❁❁

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی برلانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماوئی
یتیموں کا والی غلاموں کا مولا
اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

❁❁❁

وہ جس کی ذات دنیا کے لئے رحمت ہی رحمت تھی
یتیموں بے کسوں کے حق میں یکسر خیر و برکت تھی
جو مظلوموں کے آنسو پونچھتا تھا اپنے دامن سے
جسے عادت تھی ہنس کر بولنے کی اپنے دشمن سے
ضعیفوں کی مدد کے واسطے تیار رہتا تھا
اماں اس کو بھی دی جو برسرِ پیکار رہتا تھا

جو ظالم تھے ہوئے عادل اسی کے درسِ الفت سے
شکستہ حال مظلوموں کو خنداں کر دیا اس نے
جو کانٹے تھے انھیں پھولوں کی رعنائی عطا کر دی
جو پتھر تھے انھیں لعلِ بدخشاں کر دیا اس نے
کہ جس میں بغض تھا کینہ تھا وحشت تھی عداوت تھی
اسی انساں کو ہمدرد و مہرباں کر دیا اس نے
کچھ اس انداز سے حق بات پھیلائی زمانے میں
ہمیشہ کے لئے باطل کو لرزاں کر دیا اس نے

❁❁❁

رسالت کو شرف ہے ذات اقدس کے تعلق سے
نبوت ناز کرتی ہے کہ ختم الانبیاء تم ہو
کہاں ممکن تمہاری نعت حضرتؐ مختصر یہ ہے
دو عالم مل کے جو کچھ بھی کہیں اس سے سوا تم ہو

❁❁❁

زندگی کو تا ابد ممنونِ احساں کر دیا
تو نے اے خیر البشر انساں کو انسان کر دیا

راہزن خضرِ رہِ امن و محبت بن گئے
وحشیوں کو پاسبانِ علم وعرفاں کردیا
مختصر یہ ہے کہ اے جانِ ضمیر کائنات
تیرے فیضِ عام نے انساں کوانساں کردیا

❁❁❁

رسولِ مجتبیٰ کہیے محمد مصطفیٰ کہیے
خدا کے بعد بس وہ ہیں پھر اس کے بعد کیا کہیے
جب ان کا ذکر ہو دنیا سراپا گوش ہو جائے
جب ان کا نام آئے مرحبا صل علیٰ کہیے

❁❁❁

وہ رحمتِ عالم ہے شہِ اسود و احمر
وہ سیدِ کونین ہے آقائے امم ہے
وہ عالمِ توحید کا مظہر ہے کہ جس میں
مشرق ہے نہ مغرب ہے عرب ہے نہ عجم ہے
ہر موئے بدن بھی جو زباں بن کے کرے شکر
کم ہے بخدا ان کی عنایات سے کم ہے

❀❀❀

ہر انساں سے افضل وہ انسان ہے

وہ سارے صحیفوں کا عنوان ہے

وہ نبی البرایا رسولِ کریم

نبوت کے دریا کا درِ یتیم

حبیبِ خدا سید المرسلین

شفیع الوریٰ ہادیٔ راہِ دین

محمد ہے نام ان کا احمد لقب

بیاں ہوسکے منقبت ان کی کب

❀❀❀

تو فخرِ کون و مکاں زبدۂ زمین وزماں

امیرِ لشکرِ پیغمبراں شہِ ابرار

تو بوئے گل ہے اگر مثلِ گل ہیں اور نبی

تو نورِ شمس ہے گر اور نبی ہیں شمس ونہار

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں

تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

❁❁❁

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے
نقشِ روئے محمد بنایا گیا
پھر اسی نقش سے مانگ کر روشنی
بزمِ کون و مکاں کو سجایا گیا
وہ محمدؐ بھی احمدؐ بھی محمود بھی
ذاتِ مطلق کا شاہد بھی مشہود بھی
علم وحکمت میں وہ غیر محدود بھی
ظاہراً امیوں میں اٹھایا گیا

❁❁❁

دعوت تلاوت سے قبل

خدا کے نام سے جلسے کا ہم آغاز کرتے ہیں
وہی مالک ہے ہم اس کے کرم پر ناز کرتے ہیں

❁❁❁

اسی کے فضل سے آغاز کا انجام ہوتا ہے
اسی کی مہربانی سے جہاں کا کام ہوتا ہے

تلاوت کے بعد

ہے قولِ خدا ارشادِ نبیؐ فرمان نہ بدلا جائے گا

بدلے گا زمانہ لاکھ مگر قرآن نہ بدلا جائے گا

❁❁❁

پڑھ دیا جب بھی کسی نے کچھ لکھا قرآن کا

گر پڑا تحت الثریٰ میں قافلہ شیطان کا

(مؤلف)

زمانہ آج بھی قرآن ہی سے فیض پائے گا

چھٹے گی ظلمتِ شب اور سورج جگمگائے گا

❁❁❁

سب کتابوں سے بھلا قرآن ہے

یہ ہمارا دین ہے ایمان ہے

ہم کریں گے اس کی عزت اور ادب

جسم میں جب تک ہمارے جان ہے

ہے تلاوت اس کی برکت کا سبب

سن کے جان ودل مرا قربان ہے

دعوت نعت خوانی سے قبل

محفل سے اٹھ گئے رونقِ محفل کہاں گئی

کھل اے زبانِ شمع کہ کچھ ماجرا کھلے

کس حال میں ہیں لالہ ونسرین ونسترن

کچھ کہہ کہ فصلِ گل کا بھرم اے صبا کھلے

مہِ تاباں تو کرنیں ڈالتا ہے ذرے ذرے پر

چمک جاتا ہے جس میں نورِاستعداد ہوتا ہے

کمالِ عاشقی ہر شخص کو حاصل نہیں ہوتا

ہزاروں میں کوئی مجنوں کوئی فرہاد ہوتا ہے

بہار آئی کھلیں کلیاں ہنسے تارے چلے آؤ

تمہیں آواز دیتے ہیں یہ نظارے چلے آؤ

وہ سحر آلودنغمہ وہ خمار آلود راگ
جو کہ دل میں تہ بہ تہ بیدار کردیتی ہے آگ
بجلیوں کی رو میں غلطیدہ وہ لحنِ جاں نواز
دل کی دھڑکن کو عطا کرتا ہے جو سوز وگداز
اُف وہ نغمہ جس کو کہتے ہیں تمنائے بہار
کوئلوں کی کوک ، ساون میں پپیہوں کی پکار

❀❀❀

چھن جائے اگر دولتِ کونین تو کیا غم
لیکن نہ چھوٹے ہاتھ سے دامانِ محمد

❀❀❀

دولت کی چاہ ہے نہ خزینے کی آرزو
ہم کوفقط ہے خاکِ مدینے کی آرزو

❀❀❀

پیغمبرِ اعظم کے ثنا خواں ہم ہیں
اسلام کی عظمت کے نگہباں ہم ہیں

❀❀❀

چلا وہ تیر جو بہتر تری کمان میں ہے
کسی کی آنکھ میں جادو تری زبان میں ہے

❀❀❀

نعت خوانی کے بعد

مرمر سے تراشا ہوا یہ چاند سا پیکر
ہونٹوں سے محبت کے یہ رس گھول رہا ہے
جب نعت یہ پڑھتا ہے تو ہوتا ہے یہ محسوس
انسان نہیں تاج محل بول رہا ہے

❀❀❀

شعورِ زیست ملا فکرِ آگہی اتری
رسولِ پاک کے صدقے میں زندگی اتری
خیال آیا تھا ماہِ عرب کے جلووں کا
تمام رات مرے گھر میں چاندنی اتری

❀❀❀

تری آواز اچھی تھی ترا انداز اچھا تھا
تری پرواز اچھی تھی ترا یہ راز اچھا تھا

❁❁❁

نہ مے کا ذکر نہ پینے کی بات کرتے ہیں
ہم اہلِ دل ہیں مدینے کی بات کرتے ہیں
ابھی نہ چھیڑ صبا سنبل و گلاب کی بات
ابھی نبیؐ کے پسینے کی بات کرتے ہیں

❁❁❁

اک برقِ تپاں ہے کہ تکلم ہے تمہارا
اک سحر ہے لرزاں کہ ترنم ہے تمہارا

❁❁❁

کی محمدؐ سے وفا تونے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

❁❁❁

یہ کون تھا کس نے بکھیری تھی مستیاں
ہر ذرہ صحنِ باغ کا ساغر بدوش ہے

❁❁❁

کتنی آکر شک رسیلی مدھ بھری آواز ہے
دل کو جو اپنا بنالے وہ حسین انداز ہے

❁❁❁

وہ نور جس سے ہر اک گھر میں روشنی آئے
وہ ذات جس سے ہر اک باکمال شرمائے
وہ ہاتھ جس نے غریبوں کو تاج پہنائے
وہ آنکھ جس سے شہنشاہیت لرز جائے
یہ صبح وشام یہ کون ومکاں یہ باغ وبہار
یہ کائنات محمد کی آبرو پہ نثار

دعوت خطابت سے قبل

تیرہ و تاریک فضاؤں میں چراغاں کردو
دشت وصحرا کی زمیں رشکِ گلستاں کردو

❁❁❁

لیکے جامِ خطابت کی سر مستیاں
واعظِ اہلسنت چلے آئیے

❁❁❁

آج اپنی بیقراری کو قرار آ ہی گیا
جس کا شدت سے رہا ہے انتظار آ ہی گیا
واعظِ بے مثل کی آمد سے اے اہلِ چمن
اس علاقے میں تو اب رنگِ بہار آ ہی گیا

❀❀❀

ترے سینے میں پوشیدہ ہے رازِ زندگی کہدے
مسلماں سے درونِ سوز و سازِ زندگی کہدے
ضمیر لالہ روشن کو چراغِ آرزو کر دے
چمن کے ذرے ذرے کو شہیدِ جستجو کر دے

❀❀❀

کرتا ہے رشک ہم پر زمانہ اسی لئے
ہم میں ہے آج ایک خطیبِ سحر بیاں

❀❀❀

مرا دل کیوں نہ ہو قائل تری سحر السانی کا
سنا ہے ہر طرف چرچا تری جادو بیانی کا

بعد خطابت

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

❀❀❀

کیا ہی تھا خوب تیرا انداز دلکشانہ
تڑپا گیا دلوں کو ترا وعظِ ناصحانہ
(مؤلف)

آپ کا محکم عمل ہے قول پر تنویر ہے
اور قلم باطل کی فوجوں کے لئے شمشیر ہے

❀❀❀

نہ یہ رات ختم ہوتی نہ یہ بات ختم ہوتی
جو پیاس دل کی بجھتی تو کچھ اور بات ہوتی

❀❀❀

زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا
ہمیں چل دیے داستاں کہتے کہتے

تسکین دل محزوں نہ ہوئی وہ سعی کرم فرما بھی گئے
اس سعی کرم کو کیا کہیے، بہلا بھی گئے تڑپا بھی گئے

ان کی تقریر میں دریا کی روانی دیکھی
غنچہ وگل کی رنگین جوانی دیکھی

بلائے جان ہے غالب اس کی ہر بات
عبارت کیا ،اشارت کیا ،ادا کیا

دیکھیے تقریر کی لذت کہ جو اسنے کہا
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

متفرق اشعار

آئے دنیا میں بہت پاک ومکرم بن کر
کوئی آیا نہ مگر رحمت عالم بن کر

اک نیا انداز لیکر آؤ بزمِ ناز میں

ساری محفل جھوم اٹھے بس تری آواز میں

❁❁❁

زمانہ آج بھی قرآن ہی سے فیض پائے گا

چھٹے گی ظلمتِ شب اور سورج جگمگائے گا

❁❁❁

یہی ہے آرزو تعلیم قرآں عام ہو جائے

ہر اک پرچم سے اونچا پرچم اسلام ہو جائے

❁❁❁

نغمے ابل پڑے مرے فکر و خیال کے

گزرا کوئی نگاہ کا ساغر اچھال کے

❁❁❁

باادب پھر ادب کا مقام آرہا ہے

محمد کا پھر اک غلام آرہا ہے

فدا جس کی آواز پر ہے زمانہ

وہی آج شیریں کلام آرہا ہے

❀❀❀

یہ مانا اہلِ ہوش اکثر مجھے غافل سمجھتے ہیں

مگر یہ دل کی باتیں ہیں جو اہلِ دل سمجھتے ہیں

جدھر نظریں اٹھاتا ہوں یہی محسوس کرتا ہوں

کہ گویا اہلِ محفل میرا رازِ دل سمجھتے ہیں

❀❀❀

رسائی حضرتِ جبریل کی سدرہ کے مکاں تک ہے

مگر معراجِ سرور تو مکاں سے لامکاں تک ہے

بلندی ان کی اے عرشی بتاؤں کیا کہاں تک ہے

وہیں تک دیکھ سکتا ہے نظر جس کی جہاں تک ہے

❀❀❀

سرور و کیف بھی، نشہ بھی، خم بھی، صہبا بھی

سبھی ملے گا مگر پہلے تشنگی ڈھونڈو

ہجوم یاس کی ظلمت کو توڑنے کے لئے

کسی حسین تکلم کی روشنی ڈھونڈو

❁❁❁

پھنس گئے دام میں ہم جب سے نشیمن چھوڑا

نکہتِ گل نہ ملی جب سے ہے گلشن چھوڑا

ہم کہیں کے نہ رہے عزتِ باری کی قسم

جب سے اللہ کے محبوب کا دامن چھوڑا

❁❁❁

مری فطرت نہیں پابندیوں کے ساتھ جینے کی

غلامی پاؤں میں کب تک مرے زنجیر ڈالیگی

مسلمانوں سروں پر ٹوپیاں رکھ کر چلو اپنے

یہی پہچان دشمن کا کلیجہ چیر ڈالیگی

(فیاض ندیم)

❁❁❁

ویران مسجدیں ہیں سونی ہیں خانقاہیں

پہچان اب ہماری ملتی نہیں کہیں سے

بدر و حنین و خندق، خیبر کی سرزمیں کو

اے میرے گمشدہ دل آواز دے کہیں سے!

❀❀❀

وہ آئے ہیں جہاں میں رحمۃ اللعٰلمین ہو کر
پناہِ بیکساں بن کر، شفیع المذنبیں ہو کر
یتیم و بے نوا سمجھا تھا جن کو اہلِ نخوت نے
فلک بھی رہ گیا ان کے لئے فرشِ زمیں ہو کر

❀❀❀

مہِ تاباں تو کرنیں ڈالتا ہے ذرہ ذرہ پر
چمک جاتا ہے جس میں نورِ استعداد ہوتا ہے
کمالِ عاشقی ہر شخص کو حاصل نہیں ہوتا
ہزاروں میں کوئی مجنوں کوئی فرہاد ہوتا ہے

❀❀❀

نام اس کا ملتِ بیضا کے پروانوں میں ہے
وہ بہر صورت عظیم الشان انسانوں میں ہے
ولولہ اسلام کا اس کی رگوں میں ہے رواں
لرزہ اس کی فکر سے باطل کے ایوانوں میں ہے

کتنے ہی سینوں میں نورِ علم و عرفاں بھر دیا

تو نے کتنے خشک ویرانوں کو جل تھل کر دیا

❁❁❁

نکہتِ فکر سے لفظوں کا سمندر مہکے

ذکرِ سرکار سے محفل کا مقدر مہکے

❁❁❁

ہم نے ہر منزلِ امکاں پہ جلائے ہیں چراغ

ورنہ ہر قافلہ راہوں میں بھٹکتا ہوتا

❁❁❁

عطر کی، عود کی، عنبر کی، چمن کی خوشبو

سب سے اچھی ہے شہِ دیں کے وطن کی خوشبو

جس پہ سو جان سے قرباں ہے بہارِ جنت

وہ تو ہے سید عالم کے بدن کی خوشبو

❁❁❁

بہت بلند ہے مینارِ گنبدِ خضریٰ

زمیں پہ ہوتے ہوئے آسمان لگتا ہے

چمکتے چاند کو تم غور سے ذرا دیکھو

مرے نبیؐ کے قدم کا نشان لگتا ہے

عشق رسول پاک میں ڈھلنے لگی ہے رات

ذکرِ نبی سے آج مہکنے لگی ہے رات

زلفِ رسول پاک کا جب ذکر چھڑ گیا

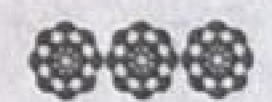
دیکھو قدم قدم پہ سنبھلنے لگی ہے رات

کتابِ فطرت کے سرورق پر جو نامِ احمد رقم نہ ہوتا

تو نقشِ ہستی ابھر نہ سکتا وجودِ لوح و قلم نہ ہوتا

یہ محفل کن فکاں نہ ہوتی جو وہ امامِ امم نہ ہوتا

زمیں نہ ہوتی فلک نہ ہوتا، عرب نہ ہوتا عجم نہ ہوتا



درِ کریم سے سائل کو کیا نہیں ملتا

جو مانگنے کا طریقہ ہے اس طرح مانگے

ظلم اور جبر کی پہچان مٹا کر رکھ دیں

اب بھی ہم چاہیں تو کہرام مچا کر رکھ دیں

خشک پتوں کی طرح بکھرے ہوئے ہیں ہم لوگ

ایک ہو جائیں تو دنیا کو ہلا کر رکھ دیں

❀❀❀

یہ دینی مدرسے ہیں دیکھ مت مشکوک نظروں سے

برائی سے یہاں تو بچہ بچہ دور رہتا ہے

یہاں دامن پہ کوئی داغ تجھ کو مل نہیں سکتا

یہاں تو سب کے ماتھے پہ خدا کا نور رہتا ہے

❀❀❀

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر

اور ہم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

❀❀❀

یہ خود محروم ہو کر رہ گیا شمشیر ایماں سے

وگرنہ آج بھی دنیا لرزتی ہے مسلماں سے

❀❀❀

یہ نہ پوچھ گفتگو میں کیا اثر رکھتا ہے وہ
سنگ دل کو موم کرنے کا ہنر رکھتا ہے وہ

❁❁❁

کیا ہے ترکِ دنیا کاہلی سے
ہمیں حاصل نہیں بے حاصلی سے
پر افشاں ہوگئے شعلے ہزار وں
رہے ہم داغ اپنی کاہلی سے
خدا یعنی پدر سے مہرباں تر
پھرے ہم دربدر، ناقابلی سے

❁❁❁

نہ تھا کچھ تو خدا تھا کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا
ڈبو یا مجھ کو ہونے نے، نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا

❁❁❁

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یوں ہے کہ حق ادا نہ ہوا

❁❁❁

بسکہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا

آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا

❁❁❁

ہستی کے مت فریب میں آجائیو اسد!

عالم تمام حلقۂ دام خیال ہے

تمت

مکتبۃ العارف کی اہم مطبوعات

(۱) لطائفِ حقانی (۲) لطائفِ اولیاء

(۳) لطائفِ تھانوی (۴) راہِ مسلم

(۵) راہِ مؤمن (۶) راہِ شریعت

(۷) منکرات کھیل اور کود (۸) حقوق اور معاملات

(۹) عمدۃ الایضاح شرح نورالایضاح

(۱۰) اصلاحِ معاشرہ (۱۱) انمول واقعات

☆☆☆☆☆☆☆

منقبت در شان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

کتابِ زیست کے عنوان کو صدیقؓ کہتے ہیں
مثالی ہستیِ ذیشان کو صدیقؓ کہتے ہیں
اسی کی شان میں ہے اذھما فی الغار کی آیت
خدا کے اک حسیں فرمان کو صدیقؓ کہتے ہیں
بلائے گا جسے اپنی طرف ہر باب جنت کا
اسی اک جنتی مہمان کو صدیقؓ کہتے ہیں
ہزاروں ظلم سہکر بھی رہا جو صدق پر قائم
صداقت کے اسی چٹان کو صدیقؓ کہتے ہیں
کلام پاک سے میں نے جو پوچھا کون ہے صدیقؓ
کہا کہ جامع القرآن کو صدیقؓ کہتے ہیں
صحابہ میں جو اوّل ہے، جو افضل ہے، نرالا ہے
اسی کی ذاتِ عالی شانؓ کو صدیق کہتے ہیں
غلاموں کو جو قیمت دیکے خود آزاد کرتا تھا
ہم ایسے اہلِ خیر انسان کو صدیقؓ کہتے ہیں
ملی جس کو خلافت سب سے پہلے بالیقیں اظہرؔ
ہم ایسے خوش نصیب انسان کو صدیقؓ کہتے ہیں

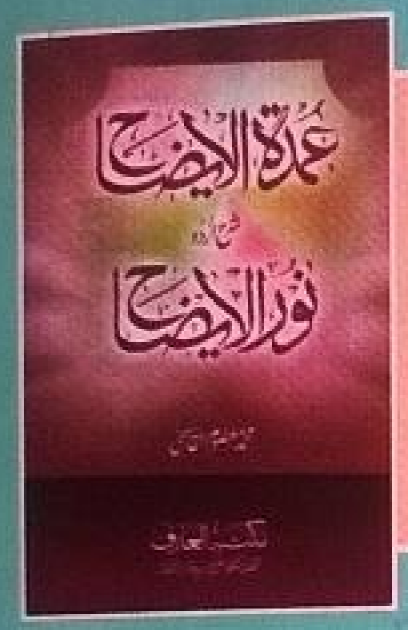
کلام
آفتاب عظمی [illegible]

حضرت مولانا آفتاب اظہر صدیقی صاحب
کی یہ کتاب مولانا شمیم صاحب قاسمی
کی فرمائش پر بھائی عاقب انجم عثمانی نے
شعیب اکرام حیاتی سے پی ڈی ایف بنوا کر

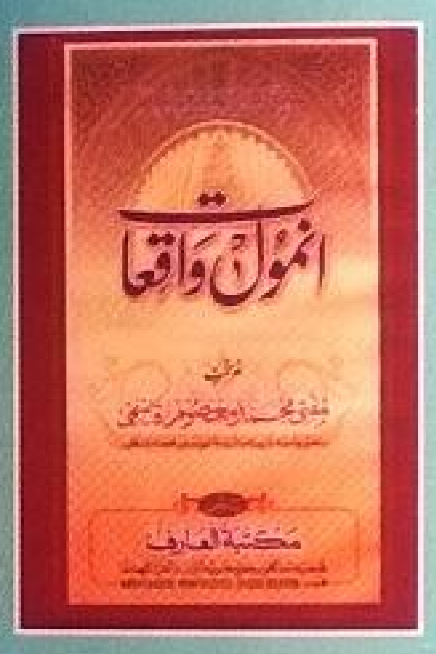
ویب سائٹ

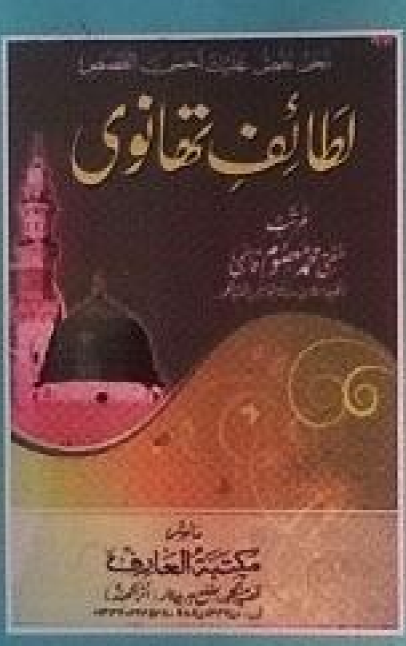
،،پروجیکٹ یورز ویپ ڈاٹ کام،،
پر اپلوڈ کی ہے

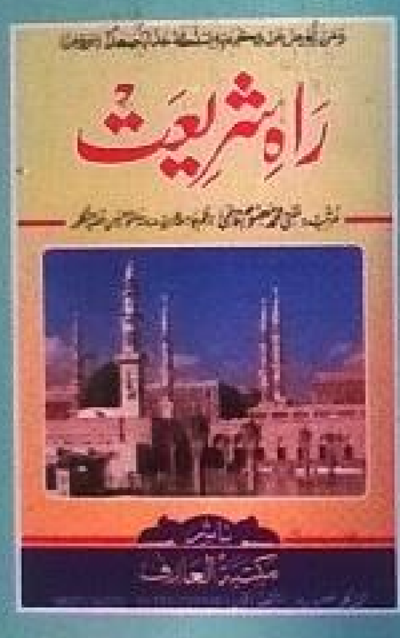
ProjectYourzWap.Com

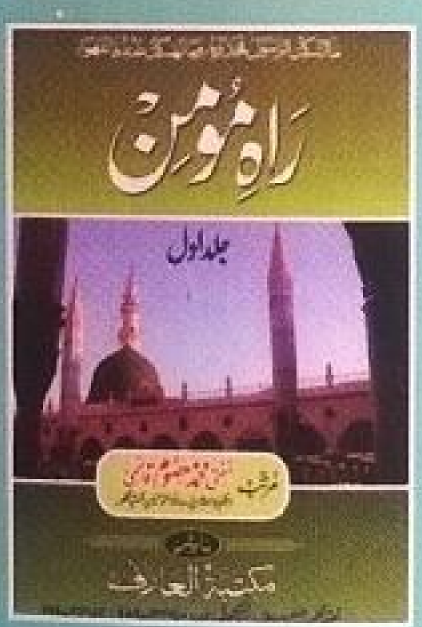


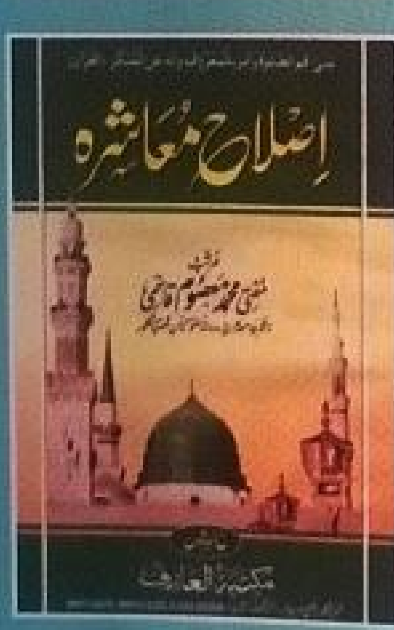
فقہ کی عظیم الشان کتاب نور الایضاح کی ایسی با معیار اور شاہ کار شرح اب تک دیکھنے میں
نہیں آئی، ترجمہ اور تشریح کے ساتھ بقدرِ ضرورت فقہی اصطلاحات کی توضیح، ہلکی پھلکی
نحوی ترکیب، تحقیق و تنقیح اور حوالہ جات کا زبردست اہتمام کافی شافی وضاحت اور تسہیل
مولانا (مفتی) غلام نبی کشمیری خادم حدیث دار العلوم وقف دیوبند

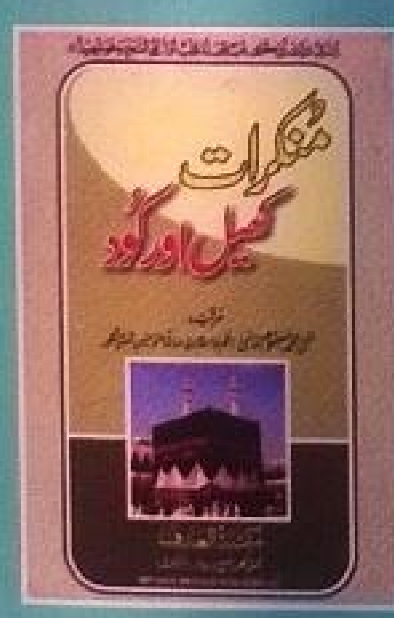












MAKTABA-TUL-AARIF

Qasba Manglour, Distt. Haridwar Pin -247556 (U.K.)
Mobile: 9897134270, 01332-222528